چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَۃُ القُرآن
عَلٰی
کَنزِ العِرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

اِلَیْهِ یُرَدُّ

25

قیامت سے متعلق سوال کا جواب اور علمِ الٰہی کی شان

اِلَیْهِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَ مَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ

اِلَیْهِ	یُرَدُّ	عِلْمُ السَّاعَةِ [1]	وَ	مَا تَخْرُجُ	مِنْ ثَمَرٰتٍ
اس (اللہ) کی طرف	لوٹایا جاتا ہے	قیامت کا علم	اور	نہیں نکلتا	کوئی پھل

قیامت کے علم کا حوالہ اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور کوئی پھل اپنے غلاف سے

مِّنْ اَكْمَامِهَا وَ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ

مِّنْ اَكْمَامِهَا	وَ	مَا تَحْمِلُ	مِنْ اُنْثٰى	وَ	لَا تَضَعُ	اِلَّا	بِعِلْمِهٖ
اپنے غلاف سے	اور	حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	نہ وہ بچہ جنتی ہے	مگر	اس کے علم سے

نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے

روزِ قیامت مشرکین کا شریکوں سے اعلانِ براءت

وَ یَوْمَ یُنَادِیْهِمْ اَیْنَ شُرَكَآءِیْ ۙ قَالُوْۤا اٰذَنّٰكَ ۙ

وَ	یَوْمَ	یُنَادِیْهِمْ	اَیْنَ	شُرَكَآءِیْ	قَالُوْۤا	اٰذَنّٰكَ
اور	(جس) دن	وہ ندا فرمائے گا انہیں	کہاں ہیں	میرے شریک	(تو) وہ کہیں گے	ہم بتا چکے تجھے

اور جس دن وہ انہیں ندا فرمائے گا: میرے شریک کہاں ہیں؟ تو کہیں گے: ہم تجھ سے کہہ چکے ہیں کہ

روزِ قیامت مشرکین کی نامرادی

مَا مِنَّا مِنْ شَهِیْدٍ ﴿۴۷﴾ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

مَا	مِنَّا	مِنْ شَهِیْدٍ ﴿۴۷﴾	وَ	ضَلَّ [2]	عَنْهُمْ	مَّا
نہیں (ہے)	ہم میں سے	کوئی گواہی دینے والا	اور	غائب ہو گئے	ان سے	جن کی

ہم میں کوئی گواہ نہیں ○ اور جن کو وہ پہلے پوجتے تھے

كَانُوْا یَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَ ظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۴۸﴾

كَانُوْا یَدْعُوْنَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	ظَنُّوْا	مَا	لَهُمْ	مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۴۸﴾
وہ پوجا کرتے تھے	پہلے	اور	وہ سمجھ گئے	(کہ) نہیں (ہے)	ان کیلئے	بھاگنے کی کوئی جگہ

وہ ان سے غائب ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ ان کے لئے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ○

[1] ...یعنی جب کسی سے قیامت کا وقت پوچھا جائے تو وہ صرف یہی جواب دے کہ اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر قیامت کا وقت نہیں جان سکتا اور دلائل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت قائم ہونے کا وقت بتا دیا تھا، البتہ بتایا اس لئے نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ [2] ...مشرکین کے معبودیت اگرچہ میدانِ حشر میں موجود ہوں گے لیکن مشرکوں کی سفارش اور مدد نہیں کریں گے تو ان کا وہاں موجود ہونا ایسے ہو گا جیسے یہ وہاں سے غائب ہیں۔

بھلائی مانگنے اور برائی پہنچنے میں کافر کا حال

لا یسئم الانسان من دعاء الخیر ۫ وان مسہ الشر فیئوس

فیئوس	الشر	مسہ	ان	و	من دعاء الخیر	الانسان (۱)	لا یسئم
تو بہت ناامید	کوئی برائی	پہنچے اسے	اگر	اور	بھلائی مانگنے سے	آدمی	اُکتاتا نہیں

آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا اور اگر اسے کوئی برائی پہنچے تو بہت ناامید،

راحت ملنے پر کافر کے چند اقوال اور کفار کے لئے وعید

قنوط ﴿۴۹﴾ ولئن اذقنہ رحمۃ منا

منا	رحمۃ	اذقنہ	لئن	و	قنوط ﴿۴۹﴾
اپنی طرف سے	رحمت (کا مزہ)	ہم چکھائیں اسے	ضرور اگر	اور	بڑا مایوس (ہو جاتا ہے)

بڑا مایوس ہو جاتا ہے ○ اور اگر ہم اسے اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی

من بعد ضراء مستہ لیقولن ھذا لی ۙ و

و	لی	ھذا	لیقولن	مستہ	من بعد ضراء
اور	میرے لئے (ہے)	یہ	(تو) ضرور وہ کہے گا	جو پہنچی تھی اسے	(اس) تکلیف کے بعد

اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو ضرور کہے گا: یہ تو میرا حق ہے اور

ما اظن الساعۃ قائمۃ ۙ ولئن رجعت

رجعت	لئن	و	قائمۃ	الساعۃ	ما اظن
مجھے لوٹایا گیا	ضرور اگر	اور	قائم ہونے والی	قیامت (کو)	میں گمان نہیں کرتا

میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف

الی ربی ان لی عندہ للحسنی ۚ

للحسنی	عندہ	لی	ان	الی ربی
ضرور بھلائی (ہی ہے)	اس کے پاس (بھی)	میرے لیے	(تو) بیشک	میرے رب کی طرف

لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی بھلائی ہی ہے

1 یہاں انسان سے مراد حقیقتاً تو کافر انسان ہے اور عمومی انسانی رویہ بھی یہی ہے کہ آدمی ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تندرستی مانگتا رہتا ہے لیکن اگر اسے کوئی مصیبت اور معاش کی تنگی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے فضل ور حمت سے بہت ناامید اور مایوس ہو جاتا ہے۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ مصائب کی بنا پر رحمتِ الٰہی سے مایوس ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جو گناہگار آدمی رحمتِ الٰہی کی امید رکھتا ہے وہ اس بندے سے زیادہ رحمتِ الٰہی کے قریب ہوتا ہے جو بڑا عبادت گزار ہونے کے باوجود رحمتِ الٰہی سے مایوس ہوتا ہے اور اطاعت گزار ہونے کے باوجود یہ امید نہیں رکھتا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے گی۔ (مسند الفردوس، ۳/۱۵۹، الحدیث: ۴۴۲۷)

نعمت ملنے اور تکلیف پہنچنے پر کافر کا کردار

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَ

فَلَنُنَبِّئَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِمَا	عَمِلُوْا	وَ
تو ضرور ہم بتادیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

تو ضرور ہم کافروں کو ان کے اعمال کی خبر دیں گے اور

لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾ وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا

لَنُذِيْقَنَّهُمْ	مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾	وَ	اِذَآ	اَنْعَمْنَا
ضرور ہم چکھائیں گے انہیں	سخت عذاب سے	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

ضرور ضرور انہیں سخت عذاب چکھائیں گے ○ اور جب ہم آدمی پر

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا

عَلَى الْاِنْسَانِ	اَعْرَضَ	وَ	نَاٰ	بِجَانِبِهٖ	وَ	اِذَا
آدمی پر	(تو) وہ منہ پھیر لیتا ہے	اور	دور ہٹ جاتا ہے	اپنی طرف	اور	جب

احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب

منکرینِ قرآن سے ایک سوال

مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

مَسَّهُ	الشَّرُّ	فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ (1)	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ
پہنچتی ہے اسے	تکلیف	تو (لمبی) چوڑی دعا والا (بن جاتا ہے)	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر

اسے تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعا (مانگنے) والا بن جاتا ہے ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر

كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ

كَانَ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	ثُمَّ	كَفَرْتُمْ	بِهٖ	مَنْ	اَضَلُّ
وہ (قرآن) ہو	اللہ کے پاس سے	پھر	تم نے انکار کردیا	اس کا	(تو) کون	زیادہ گمراہ (ہے)

یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو پھر تم اس کے منکر بنو تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون

(1) راحت کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو بھول جانا اور صرف مصیبت کے دنوں میں دعا کرنا کفار کا طریقہ ہے، یہ طرزِ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کیونکہ یہاں دعا مانگنے پر نہیں بلکہ راحت میں دعا نہ مانگنے پر عتاب کیا گیا ہے۔ نیز یہ عمل مصائب و آلام کے وقت مانگی جانے والی دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا سبب بھی بن سکتا ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے "جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصیبتوں میں اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ صحت اور کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کیا کرے۔ (ترمذی، ۵/۲۴۸، الحدیث: ۳۳۹۳) لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ مصیبت و راحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کریں۔

آفاق وانفس میں اللہ کی نشانیاں

مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا

مِمَّنْ	هُوَ	فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾	سَنُرِیْهِمْ	اٰیٰتِنَا
(اس) سے جو	وہ	دور کی ضد، مخالفت میں (ہے)	عنقریب ہم دکھائیں گے انہیں	اپنی نشانیاں

جو دور کی ضد و مخالفت میں ہے؟○ ابھی ہم انہیں آسمان و زمین کی وسعتوں میں

فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى یَتَبَیَّنَ

فِی الْاٰفَاقِ (1)	وَ	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ (2)	حَتّٰى	یَتَبَیَّنَ
آسمان و زمین کی وسعتوں میں	اور	ان کی ذاتوں میں	یہاں تک کہ	واضح ہو جائے گا

اور خود ان کی ذاتوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کیلئے

لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَ لَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ

لَهُمْ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	اَوَ لَمْ یَكْفِ	بِرَبِّكَ	اَنَّهٗ
ان کے لئے	کہ وہی	حق (ہے)	اور کیا کافی نہیں	تمہارا رب	کہ وہ

بالکل واضح ہو جائے گا کہ بیشک وہی حق ہے اور کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر

آخرت سے متعلق کفار کو وہم اور شک شبہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	فِیْ مِرْیَةٍ
ہر چیز پر	گواہ (ہے)	سن لو	بیشک وہ (کافر)	شک میں (ہیں)

گواہ ہونا کافی نہیں ؟○ سن لو! بیشک یہ کافر اپنے رب سے ملنے کے متعلق

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ ع

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ	اَلَاۤ	اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَیْءٍ	مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ (3)
اپنے رب سے ملنے سے متعلق	خبر دار	بیشک وہ	ہر چیز کو	گھیرے ہوئے (ہے)

شک میں ہیں۔ خبر دار! وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے○

ع ۲

1 آفاقی نشانیوں سے مراد سورج، چاند، ستارے وغیرہا ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں۔ یا، ان سے مراد گزشتہ اُمتوں کی اُجڑی بستیاں ہیں جن سے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ 2 ...... لوگوں کی ذاتوں میں نشانیوں سے مراد یہ ہے کہ ان کی ہستیوں میں اللہ تعالیٰ کی صنعت و حکمت کے بے شمار عجائبات موجود ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی قدرت خوب ظاہر ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر میں کفار کو مغلوب کیا اور ان پر قہر نازل کرکے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرادیا۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت

آیات:53 | رکوع: 05

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی میں یکسانیت اور صفاتِ باری تعالیٰ

حٰمٓ ۝۱ عٓسٓقٓ ۝۲ كَذٰلِكَ یُوْحِیْۤ اِلَیْكَ وَ

حٰمٓ ۝۱	عٓسٓقٓ ۝۲	كَذٰلِكَ	یُوْحِیْۤ	اِلَیْكَ	وَ
حٰمٓ	عٓسٓقٓ	یونہی	وحی فرماتا ہے	تمہاری طرف	اور

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ عزت و حکمت والا اللہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے لوگوں

اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳ لَهٗ مَا

اِلَى الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِكَ (1)	اللّٰهُ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝۳	لَهٗ	مَا
ان لوگوں کی طرف جو	تم سے پہلے (تھے)	اللہ	عزت والا	حکمت والا	اسی کا (ہے)	جو کچھ

کی طرف یونہی وحی فرماتا ہے ۝ اسی کا ہے جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۴

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَلِیُّ	الْعَظِیْمُ ۝۴ (2)
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	وہی	بلندی والا	عظمت والا (ہے)

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور وہی بلندی والا، عظمت والا ہے ۝

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور کوئی چیز اس کے علم کے احاطے سے باہر نہیں۔ (1)..... اس آیت مبارکہ میں یہ اشارہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہاں اُس کا اِس طرح ذکر ہوتا کہ ”یوں ہی ہم آئندہ نبیوں کی طرف بھی وحی کریں گے“ اور جب یہ مذکور نہیں تو ثابت ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے کے نبی ہیں لہٰذا قربِ قیامت میں ان کا تشریف لانا اس آیت کے خلاف نہیں۔ (2)..... حقیقی عظمت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کے محبوب بندوں

عظمتِ الٰہی کا بیان

فرشتوں کی تسبیح اور اہلِ زمین کے لئے استغفار

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یُسَبِّحُوْنَ

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ	مِنْ فَوْقِهِنَّ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	یُسَبِّحُوْنَ
قریب ہے کہ پھٹ جائیں آسمان	اپنے اوپر سے	اور	فرشتے	تسبیح کرتے ہیں

قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِؕ اَلَاۤ اِنَّ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	یَسْتَغْفِرُوْنَ (1)	لِمَنْ	فِی الْاَرْضِ (2)	اَلَاۤ	اِنَّ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش مانگتے ہیں	(ان) کیلئے جو	زمین میں (ہیں)	سن لو	بیشک

تسبیح کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔ سن لو! بیشک

مشرکین کو وعید اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝۵ وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ

اللّٰهَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ۝۵	وَ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ
اللہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	بنا رکھے ہیں	اس کے سوا

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جنہوں نے اللہ کے سوا (بتوں کو) مددگار

اَوْلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیْظٌ عَلَیْهِمْ ﱪ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝۶

اَوْلِیَآءَ	اللّٰهُ	حَفِیْظٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	عَلَیْهِمْ	بِوَكِیْلٍ ۝۶
مددگار	اللہ	نگران (ہے)	ان پر	اور	نہیں	تم	ان (کے کاموں) پر	ذمہ دار

بنا رکھا ہے اللہ ان پر نگران ہے اور تم ان کے کاموں پر ذمہ دار نہیں ○

عربی میں نزولِ قرآن کا مقصد اور لوگوں کے دو گروہ

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ

وَ	كَذٰلِكَ	اَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْكَ	قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا	لِّتُنْذِرَ
اور	یونہی	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	عربی قرآن (کی)	تاکہ تم ڈراؤ

اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن کی وحی بھیجی تاکہ تم

(بقیہ گزشتہ صفحہ کا حاشیہ) کو جو عظمت حاصل ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے۔ (1)..... فرشتوں کی شفاعت برحق ہے، انہیں اذنِ شفاعت مل چکا ہے اور آج بھی وہ مسلمانوں کی شفاعت کر رہے ہیں، جب فرشتے شفاعت کر رہے ہیں تو پھر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت میں کیسے شک ہو سکتا ہے۔ (2)..... یہاں زمین والوں سے مراد اہلِ ایمان ہیں، ان کے لئے معافی مانگنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ فرشتے ان کے لئے استغفار کریں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، انہیں ایمان کی توفیق دے کر ان کی مغفرت فرما۔

اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ

أُمَّ الْقُرٰى	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	تُنْذِرَ
مرکزی شہر (مکہ والوں کو)	اور	(انہیں) جو	اس کے ارد گرد (رہتے ہیں)	اور	تم ڈراؤ

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کو ڈر سناؤ اور تم

يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ

يَوْمَ الْجَمْعِ[1]	لَا	رَيْبَ	فِيْهِ	فَرِيْقٌ	فِي الْجَنَّةِ	وَ
جمع ہونے کے دن (سے)	نہیں	کوئی شک	اس میں	ایک گروہ	جنت میں	اور

جمع ہونے کے دن سے ڈراؤ جس میں کچھ شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں ہے اور

فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۞ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

فَرِيْقٌ	فِي السَّعِيْرِ ۞	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَعَلَهُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً
ایک گروہ	جہنم میں (ہے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنادیتا انہیں	ایک امت

ایک گروہ دوزخ میں ○ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک امت بنادیتا

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنائے جانے کی وجہ اور کفار کے لیے وعید

وَّ لٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمُوْنَ

وَّ	لٰكِنْ	يُّدْخِلُ	مَنْ	يَّشَآءُ	فِيْ رَحْمَتِهٖ	وَ	الظّٰلِمُوْنَ[2]
اور	لیکن	(اللہ) داخل کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنی رحمت میں	اور	ظالم لوگ

لیکن اللہ اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور ظالموں

حقیقی مددگار کا بیان

مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ۞ اَمِ اتَّخَذُوْا

مَا	لَهُمْ	مِّنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا	نَصِيْرٍ ۞	اَمِ	اتَّخَذُوْا
نہیں (ہے)	ان کیلئے	کوئی دوست	اور	نہ	مددگار	کیا	انہوں نے ٹھہرالئے ہیں

کیلئے نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار ○ کیا کافروں نے

1 ..... قیامت کے دن میں اللہ تعالٰی تمام زمین و آسمان والوں کو جمع فرمائے گا نیز اس دن روحوں اور جسموں کو، ہر عمل کرنے والے اور اس کے عمل کو، ظالم اور مظلوم کو جمع کیا جائے گا اس لئے قیامت کے دن کو جمع کا دن فرمایا گیا۔ 2 ..... یہاں ظالموں سے مراد کفار ہیں، ان کے لئے کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا البتہ کفر کے علاوہ دیگر گناہوں میں مشغول ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کیلئے مددگار ہوں گے جو ان سے عذاب دور کریں گے، جیسا کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہے۔" (ترمذی، ۴/۱۹۸، الحدیث: ۲۴۴۳)

مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ

مِنْ دُوْنِهٖٓ	اَوْلِيَآءَ[1]	فَاللّٰهُ	هُوَ	الْوَلِيُّ	وَ	هُوَ	يُحْيِ
اس (اللہ) کے سوا	مددگار	تو اللہ	وہی	مددگار (ہے)	اور	وہ	زندہ کرے گا

اللہ کے سوا مددگار ٹھہرالیے ہیں تو اللہ ہی مددگار ہے اور وہ مُردوں کو

الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۟ ۹ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ

ع ۱ / ۲

الْمَوْتٰى	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ۹	وَ	مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ[2]
مُردوں (کو)	اور	وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اور	جس چیز میں تم اختلاف کرو

زندہ کرے گا اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ (اور اے لوگو!) تم جس بات میں اختلاف کرو

یقینی کو معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کی ہدایت

فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ

فَحُكْمُهٗٓ	اِلَى اللّٰهِ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبِّيْ	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ
تو اس کا فیصلہ	اللہ کے سپرد (ہے)	یہ	اللہ	میرا رب (ہے)	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا

تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ یہ اللہ میرا رب ہے، میں نے اسی پر

وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ ۱۰ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل

وَ	اِلَيْهِ	اُنِيْبُ ۱۰	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	جَعَلَ
اور	اسی کی طرف	میں رجوع کرتا ہوں	آسمانوں اور زمین کا بنانے والا	اس نے بنائے

بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ وہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، اس نے

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ

لَكُمْ	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	اَزْوَاجًا	وَّ	مِنَ الْاَنْعَامِ	اَزْوَاجًا
تمہارے لیے	تمہاری ذاتوں میں سے	جوڑے	اور	چوپایوں سے	جوڑے

تمہارے لیے تم میں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں سے جوڑے بنائے۔

1 ...... یہاں مددگاروں سے مراد کفار کے بت ہیں جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا مددگار اور کارساز سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ایسا نہیں ہے جو حقیقی طور پر مددگار ہو اور مقبولانِ بارگاہ کی مدد بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی مدد ہے کیونکہ وہ اسی کی دی ہوئی توفیق اور طاقت سے مدد کرتے ہیں۔

2 ...... یہاں کفار کے ساتھ اختلافات سے متعلق مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جس دینی بات میں ان سے اختلاف ہو تو انہیں یہ کہہ دیا جائے کہ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، وہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔

تمام انبیاء کا اصل دین ایک ہی ہے

یَذْرَؤُكُمْ فِیْهِ ؕ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ

یَذْرَؤُكُمْ	فِیْهِ	لَیْسَ	كَمِثْلِهٖ	شَیْءٌ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ
وہ نسل پھیلاتا ہے تمہاری	اس (جوڑے) سے	نہیں ہے	اس کے جیسی	کوئی چیز	اور	وہی	سننے والا

اس (جوڑے) سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے، اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سننے والا،

الْبَصِیْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ

الْبَصِیْرُ ﴿۱۱﴾	لَهٗ	مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ
دیکھنے والا (ہے)	اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کی چابیاں	وہ وسیع کرتا ہے	روزی

دیکھنے والا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی مِلک ہیں، وہ جس کے لیے چاہتا ہے

لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾

لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَقْدِرُ	اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾
جس کے لیے	چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	بیشک وہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)

روزی وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے۔ بیشک وہ سب کچھ خوب جاننے والا ہے ○

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا

شَرَعَ	لَكُمْ	مِّنَ الدِّیْنِ (1)	مَا وَصّٰى بِهٖ	نُوْحًا
اس نے مقرر کیا	تمہارے لیے	دین میں سے	(وہ راستہ) جس کی اس نے تاکید فرمائی	نوح (کو)

اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر فرمایا ہے جس کی اس نے نوح کو تاکید فرمائی

وَّ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَ مَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ

وَّ	الَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْكَ	وَ	مَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ	اِبْرٰهِیْمَ
اور	جس کی	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	اور	جس کی ہم نے تاکید فرمائی	ابراہیم

اور جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی اور جس کی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ

(1)...... دین کا لغوی معنی ہے اطاعت اور اصطلاحی اعتبار سے دین ان اصول اور عقائد کا نام ہے جو تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مشترک رہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت اور صفات پر ایمان لانا، تمام نبیوں، رسولوں، آسمانی کتابوں، فرشتوں، تقدیر، قیامت اور حشر و نشر پر ایمان لانا وغیرہ۔ تمام نبیوں اور رسولوں کا اصل دین ایک ہی تھا البتہ ان کی شریعتیں مختلف رہیں، جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال نہ تھا اور مسجد کے علاوہ کہیں نماز جائز نہ تھی جبکہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال ہے اور تمام روئے زمین پر نماز جائز ہے۔

وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ

وَ	مُوْسٰى	وَ	عِيْسٰۤى	اَنْ	اَقِيْمُوا	الدِّيْنَ	وَ	لَا تَتَفَرَّقُوْا	فِيْهِ
اور	موسیٰ	اور	عیسیٰ (کو)	کہ	قائم رکھو	دین (کو)	اور	پھوٹ نہ ڈالو	اس میں

اور عیسیٰ کو تاکید فرمائی کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

دعوتِ توحید مشرکین پر بھاری ہونے کا بیان

اجتباء و ہدایت سے متعلق دو ضروری باتیں

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْۤ

كَبُرَ	عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ	مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ	اَللّٰهُ	يَجْتَبِيْۤ
بہت بھاری پڑا	مشرکوں پر	(وہ دین) جس کی طرف تم بلاتے ہو انہیں	اللہ	چن لیتا ہے

مشرکوں پر یہ دین بہت بھاری ہے جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنی طرف

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ

اِلَيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَهْدِيْۤ	اِلَيْهِ	مَنْ
اپنی طرف	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	اپنی طرف	(اسے) جو

چن لیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو رجوع کرتا ہے اسے

فرقہ بندی پر اہلِ کتاب کی مذمت

يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾	وَ	مَا تَفَرَّقُوْۤا (1)	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا
(اس کی طرف) رجوع کرتا ہے	اور	انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی	مگر	(اس کے) بعد	کہ

اپنی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ

جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْيًۢا	بَيْنَهُمْ	وَ	لَوْ لَا	كَلِمَةٌ
آچکا تھا ان کے پاس	علم	حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات

اپنے پاس علم آجانے کے بعد اپنے باہمی حسد کی وجہ سے اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

1 ..... یعنی اہلِ کتاب نے اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی اور کوئی کافر ہوگیا، وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہوجانا گمراہی ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے آپس کے حسد کی وجہ سے، ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں اور نفسانی حمیت کے ابھارنے پر یہ سب کچھ کیا۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ کتاب کو جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کی خبر ملی تو اس وقت انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے حسد کی وجہ سے آپس میں پھوٹ ڈالی۔

قرآن سے متعلق اہلِ کتاب کا حال

کفار سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چند ہدایات

سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ

لَّقُضِیَ	اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی	مِنۡ رَّبِّكَ	سَبَقَتۡ
(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ایک مقررہ مدت تک	تمہارے رب کی طرف سے	گزر چکی

ایک مقررہ مدت تک کی بات نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان

بَیۡنَهُمۡ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡرِثُوا الۡكِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ

مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ	الۡكِتٰبَ	اُوۡرِثُوا	الَّذِیۡنَ	اِنَّ	وَ	بَیۡنَهُمۡ
ان کے بعد	کتاب (کا)	وارث کیا گیا	وہ لوگ جنہیں	بیشک	اور	ان کے درمیان

فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بیشک وہ لوگ جو ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے

لَفِیۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِیۡبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادۡعُ ۚ

فَادۡعُ	فَلِذٰلِكَ	مُرِیۡبٍ ﴿۱۴﴾	مِّنۡهُ	لَفِیۡ شَكٍّ
تو تم بلاؤ	تو اسی لیے	دھوکا ڈالنے والے	اس (قرآن) سے متعلق	(وہ) ضرور شک میں (ہیں)

وہ اس (قرآن) کے متعلق ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ○ تو اسی لیے بلاؤ

وَ اسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ ۚ وَ لَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ ۚ وَ

وَ	اَهۡوَآءَهُمۡ (1)	لَا تَتَّبِعۡ	وَ	اُمِرۡتَ	كَمَاۤ	وَ اسۡتَقِمۡ
اور	ان کی خواہشات (کے)	پیچھے نہ چلو	اور	تمہیں حکم دیا گیا ہے	جیسا	اور ثابت قدم رہو

اور ثابت قدم رہو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو اور

قُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ كِتٰبٍ ۚ وَ

وَ	مِنۡ كِتٰبٍ	اللّٰهُ	اَنۡزَلَ	بِمَاۤ	اٰمَنۡتُ	قُلۡ
اور	کتاب	اللہ (نے)	اتاری	(اس) پر جو	میں ایمان لایا	تم کہو

کہو کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے اتاری ہے اور

1 ...... مشرکین کی خواہش تھی کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے بتوں کی تعظیم کریں یا کم از کم انہیں برا نہ کہیں اور یہود و نصاریٰ کی خواہش یہ تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قبلہ کی پیروی کریں اور تورات و انجیل کے احکام کو منسوخ نہ کریں۔ یہاں ان کی باطل خواہشات پر عمل پیرا نہ ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔ نفسانی خواہشات عموماً احکامِ خداوندی کے برخلاف ہی ہوتی ہیں اس لئے ان کے بارے میں بہت ہوشیار رہنے کی حاجت ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دین کی آفت نفسانی خواہشوں پر عمل کرنا ہے۔ (مسند شہاب، ۱/۷۹، الحدیث: ۷۵)

اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ

اُمِرْتُ	لِاَعْدِلَ (1)	بَیْنَكُمْ	اَللّٰهُ	رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ
مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ میں انصاف کروں	تمہارے درمیان	اللّٰه	ہمارا اور تمہارا رب (ہے)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللّٰه ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے۔

لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا

لَنَاۤ	اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	لَا
ہمارے لیے	ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے	تمہارے اعمال (ہیں)	نہیں

ہمارے لیے ہمارا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل ہے۔ ہمارے

حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَ

حُجَّةَ	بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ	اَللّٰهُ	یَجْمَعُ	بَیْنَنَا	وَ
کوئی جھگڑا	ہمارے اور تمہارے درمیان	اللّٰه	جمع کرے گا	ہمارے درمیان (یعنی ہم سب کو)	اور

اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللّٰه ہم سب کو جمع کرے گا اور

اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ؕ (۱۵) وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰهِ

اِلَیْهِ	الْمَصِیْرُ (۱۵)	وَ	الَّذِیْنَ	یُحَآجُّوْنَ (2)	فِی اللّٰهِ
اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	اور	وہ لوگ جو	جھگڑتے ہیں	اللّٰه (کے دین) کے بارے میں

اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اور وہ لوگ جو اللّٰه کے (دین کے) بارے میں جھگڑتے ہیں

دینِ الٰہی میں جھگڑنے والوں کے لئے وعید

مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	اسْتُجِیْبَ	لَهٗ	حُجَّتُهُمْ	دَاحِضَةٌ
(اس کے) بعد	کہ	قبول کیا جاچکا	اس (دین) کو	ان (جھگڑنے والوں) کی دلیل	باطل، بے بنیاد (ہے)

اس کے بعد کہ اس (دین) کو قبول کیا جاچکا ہے، ان جھگڑنے والوں کی دلیل ان کے رب کے نزدیک

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا عدل و انصاف انتہائی اعلیٰ درجے کا تھا اور بڑے بڑے دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے تھے۔ حضرت ربیع بن خُثَیم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا بیان ہے کہ مکہ والوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اعلیٰ درجہ کے امین اور عادل ہیں اسی لئے اعلانِ نبوت سے پہلے اہلِ مکہ اپنے مقدمات اور جھگڑوں کا آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے فیصلہ کرایا کرتے اور آپ کے تمام فیصلوں کو انتہائی احترام کے ساتھ بلاچون وچرا تسلیم کر لیتے اور کہا کرتے تھے کہ یہ امین کا فیصلہ ہے۔ (شفا شریف، الجزء الاول، ص ۱۳۲، ملتقطاً) 2 ...... ان جھگڑنے والوں سے مراد یہودی ہیں۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ عَلَیْهِمْ غَضَبٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿١٦﴾

عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	عَلَیْهِمْ	غَضَبٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿١٦﴾
ان کے رب کے نزدیک	اور	ان پر	غضب (ہے)	اور	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)

بے بنیاد ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے ○

معرفتِ الٰہی کے دو مظاہر اور قربِ قیامت کی طرف اشارہ

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَ ؕ وَ

اَللّٰهُ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	وَ	الْمِیْزَانَ (1)	وَ
اللہ (ہی ہے)	جس نے	اتارا	کتاب (کو)	حق کے ساتھ	اور	میزان (کو اتارا)	اور

اللہ وہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب کو اتارا اور میزان کو اور

قیامت سے کفار کی بے پروائی اور اہلِ ایمان کا خوف

مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ﴿١٧﴾ یَسْتَعْجِلُ بِهَا

مَا یُدْرِیْكَ (2)	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	قَرِیْبٌ ﴿١٧﴾	یَسْتَعْجِلُ	بِهَا
تم کیا جانو	شاید	قیامت	قریب (ہی ہو)	جلدی مچار ہے ہیں	اس (قیامت) کی

تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ○ قیامت کی جلدی مچار ہے ہیں

الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ

الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِهَا	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مُشْفِقُوْنَ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	اس پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	(وہ) ڈر رہے ہیں

وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان والے ہیں وہ اس سے

قیامت میں شک کرنے والوں کی گمراہی کا بیان

مِنْهَا ۙ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ

مِنْهَا	وَ	یَعْلَمُوْنَ	اَنَّهَا	الْحَقُّ	اَلَاۤ	اِنَّ	الَّذِیْنَ
اس سے	اور	وہ جانتے ہیں	کہ وہ (قیامت)	حق (ہے)	سن لو	بیشک	وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بیشک وہ حق ہے۔ سن لو! بیشک قیامت کے بارے میں

1 ...... یہاں میزان سے مراد وہ آلہ ہے جس کے ذریعے اشیاء کا وزن کیا جاتا ہے، یا اس سے مراد عدل ہے اور عدل کو میزان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ انصاف اور برابری کا آلہ ہے۔ یا، یہاں میزان سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی مراد ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حق و باطل کو جانچنے کا معیار ہیں۔ 2 ...... یہاں درایت کی نفی ہے اور درایت اندازے اور قیاس سے جاننے کو کہتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو جو وقتِ قیامت کا علم ہے یہ اندازے اور قیاس سے نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے اس کا علم ہوا ہے۔

چار اوصافِ باری تعالیٰ

یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ

یُمَارُوْنَ	فِی السَّاعَةِ	لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۸﴾	اَللّٰهُ	لَطِیْفٌۢ
شک کرتے ہیں	قیامت میں	ضرور دور کی گمراہی میں (ہیں)	اللہ	لطف و کرم فرمانے والا (ہے)

شک کرنے والے ضرور دُور کی گمراہی میں ہیں ○ اللہ اپنے بندوں پر

بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ﴿۱۹﴾

بِعِبَادِهٖ	یَرْزُقُ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الْقَوِیُّ	الْعَزِیْزُ ﴿۱۹﴾
اپنے بندوں پر	وہ روزی دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور	وہی	قوت والا	عزت والا (ہے)

لطف فرمانے والا ہے، جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت والا، عزت والا ہے ○

دنیا اور آخرت کے لئے اعمال کرنے والوں کے لئے دستور

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ۚ وَ

مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ	حَرْثَ الْاٰخِرَةِ	نَزِدْ	لَهٗ	فِیْ حَرْثِهٖ [1]	وَ
جو	چاہتا ہے	آخرت کی کھیتی	(تو) ہم اضافہ کر دیتے ہیں	اس کے لیے	اس کی کھیتی میں	اور

جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا

مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ	حَرْثَ الدُّنْیَا	نُؤْتِهٖ	مِنْهَا	وَ	مَا
جو	چاہتا ہے	دنیا کی کھیتی	(تو) ہم دیتے ہیں اسے	اس میں سے (کچھ)	اور	نہیں (ہے)

جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں

مشرکوں کے دین پر اظہارِ تعجب اور ان کے لئے وعید

لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا

لَهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	مِنْ نَّصِیْبٍ ﴿۲۰﴾	اَمْ	لَهُمْ	شُرَكٰٓؤُا
اس کا	آخرت میں	کچھ حصہ	بلکہ	ان کے لیے	کچھ ساتھی (ہیں)

اس کا کچھ حصہ نہیں ○ بلکہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں

[1] ......رضائے الٰہی کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی نوازے گا اور صرف دنیا کی عزت، شہرت اور دولت کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو دنیا میں نصیب کے مطابق ہی ملے گا اور آخرت میں اسے نیک اعمال کے ثواب سے محروم کر دیا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے اپنی تمام فکروں کو صرف ایک فکر بنا دیا اور وہ آخرت کی فکر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی دنیا کی فکر کے لئے کافی ہے اور جس کی فکریں دنیا کے احوال میں مشغول رہیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۴۲۵، الحدیث: ۴۱۰۶)

شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَ

شَرَعُوۡا	لَهُمۡ	مِّنَ الدِّیۡنِ	مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِهِ (1)	اللّٰهُ	وَ
انہوں نے راستہ مقرر کر دیا	ان کے لیے	دین سے	جس کی اجازت نہیں دی	اللہ (نے)	اور

جنہوں نے ان کے لیے دین کا وہ راستہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور

لَوۡ لَا کَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ ؕ وَ اِنَّ

لَوۡ لَا	کَلِمَةُ الۡفَصۡلِ (2)	لَقُضِیَ	بَیۡنَهُمۡ	وَ	اِنَّ
اگر نہ ہوتی	فیصلہ کن بات	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	اور	بیشک

اگر فیصلہ کرنے کی بات (طے) نہ ہوتی تو (یہیں) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور بیشک

الظّٰلِمِیۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَی الظّٰلِمِیۡنَ

الظّٰلِمِیۡنَ (3)	لَهُمۡ	عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾	تَرَی	الظّٰلِمِیۡنَ
ظلم کرنے والے	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم دیکھو گے	ظالموں (کو)

ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے ○ تم ظالموں کو دیکھو گے

مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا کَسَبُوۡا وَ هُوَ وَاقِعٌۢ

مُشۡفِقِیۡنَ	مِمَّا	کَسَبُوۡا	وَ	هُوَ	وَاقِعٌۢ
(کہ) ڈر رہے ہوں گے	(اس کے وبال) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	وہ (اعمال کا وبال)	پڑ کر رہے گا

کہ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے اور ان کی کمائیاں ان پر

بِهِمۡ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بِهِمۡ	وَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوۡا	الصّٰلِحٰتِ
ان پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک

پڑ کر رہیں گی اور ایمان لانے والے اور اچھے اعمال کرنے والے

روزِ قیامت کفار کے برے اور با عمل مسلمانوں کے اچھے حال کا بیان

1 ...... یہاں کفار کی گمراہی اور بدبختی کی بنیادی وجہ بتائی گئی ہے کہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں، شیاطین وغیرہ جنہوں نے کفریہ دینوں میں سے وہ دین ان کے لئے پیش کیا جو شرک اور انکارِ قیامت پر مشتمل ہے اور انہوں نے اسی دین کو قبول کر لیا حالانکہ یہ دین اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہے۔

2 ...... فیصلے کی بات سے مراد عذاب مؤخر کئے جانے اور قیامت کے دن سزا ملنے کا فیصلہ ہے۔

3 ...... یہاں ظالموں سے مراد کافر ہیں۔

فِیۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ ۚ لَهُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ

یَشَآءُوۡنَ	مَّا	لَهُمۡ	فِیۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ
وہ چاہیں گے	جو	ان کے لیے (ہوگا)	جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں (ہوں گے)

جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں ہوں گے۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس

پکے مسلمانوں کے لیے بشارت

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ﴿٢٢﴾ ذٰلِکَ الَّذِیۡ

الَّذِیۡ	ذٰلِکَ	الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ﴿٢٢﴾	هُوَ	ذٰلِکَ	عِنۡدَ رَبِّهِمۡ
وہ جس کی	یہی (ہے)	بڑا فضل (ہے)	وہ	یہی	ان کے رب کے پاس

وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے، یہی بڑا فضل ہے ○ یہی ہے وہ جس کی

یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوۡا	الَّذِیۡنَ	عِبَادَهُ	اللّٰهُ	یُبَشِّرُ
انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	جو	اپنے (ان) بندوں (کو)	اللہ	خوشخبری دیتا ہے

اللہ اپنے ایمان والے اور اچھے اعمال کرنے والے بندوں کو

کفارِ قریش سے رشتہ داری کا لحاظ کرنے کا مطالبہ

الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا اِلَّا

اِلَّا	اَجۡرًا	عَلَیۡهِ	لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ	قُلۡ	الصّٰلِحٰتِ
مگر	کوئی اجرت	اس (تبلیغ) پر	میں نہیں مانگتا تم سے	تم کہو	اچھے، نیک

خوشخبری دیتا ہے۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر

نیکی کا صلہ اور شانِ الٰہی

الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهُ

لَهُ	نَّزِدۡ	حَسَنَةً	یَّقۡتَرِفۡ	مَنۡ	وَ	الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی (1)
اس کے لیے	ہم بڑھادیں گے	نیک کام	کرے	جو	اور	قرابت میں (کی) محبت

قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں

(1) حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا تعلق قبیلۂ قریش سے تھا اور کفارِ مکہ بھی اپنی مختلف شاخوں کے اعتبار سے قریش سے تعلق رکھتے تھے، یہاں انہیں ظلم و ستم سے باز رکھنے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم ایمان قبول نہیں بھی کرتے تو کم از کم رشتے داری کا لحاظ کرتے ہوئے ایذا رسانی سے تو باز رہو اور تبلیغِ حق کی راہ میں رکاوٹ نہ بنو۔

کفارِ مکہ کا بہتان اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

فِیۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ﴿۲۳﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ

فِیۡهَا	حُسۡنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوۡرٌ	شَكُوۡرٌ ﴿۲۳﴾	اَمۡ	یَقُوۡلُوۡنَ
اس میں	خوبی	بیشک	اللہ	بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	بلکہ	وہ (کافر) کہتے ہیں

اور خوبی بڑھادیں گے، بیشک اللہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے ○ بلکہ یہ کافر کہتے ہیں:

افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخۡتِمۡ

افۡتَرٰی	عَلَی اللّٰهِ	كَذِبًا	فَاِنۡ	یَّشَاِ	اللّٰهُ	یَخۡتِمۡ (1)
اس نے بہتان باندھا ہے	اللہ پر	جھوٹ	تو اگر	چاہے	اللہ	(تو صبر کی) مہر لگادے

اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر

عَلٰی قَلۡبِكَ ؕ وَ یَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ

عَلٰی قَلۡبِكَ	وَ	یَمۡحُ	اللّٰهُ	الۡبَاطِلَ	وَ	یُحِقُّ	الۡحَقَّ
تمہارے دل پر	اور	مٹاتا ہے	اللہ	باطل (کو)	اور	ثابت فرماتا ہے	حق (کو)

(صبر کی) مہر لگادے اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور اپنی باتوں کے ذریعے حق کو

گناہگاروں کو توبہ کی ترغیب

بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾ وَ هُوَ

بِكَلِمٰتِهٖ	اِنَّهٗ	عَلِیۡمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾	وَ	هُوَ
اپنی باتوں کے ذریعے	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی (باتوں) کو	اور	وہی (ہے)

ثابت فرماتا ہے۔ بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ○ اور وہی ہے

الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَ یَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ

الَّذِیۡ	یَقۡبَلُ	التَّوۡبَةَ	عَنۡ عِبَادِهٖ	وَ	یَعۡفُوۡا	عَنِ السَّیِّاٰتِ
جو	قبول فرماتا ہے	توبہ	اپنے بندوں سے	اور	درگزر فرماتا ہے	گناہوں سے

جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے

1 ...... کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا الزام لگایا جس سے آپ کو اذیت پہنچی، اس پر ارشاد ہوا کہ اے حبیب! اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر صبر کی مہر لگا کر اسے قرار عطا فرمادے۔ آیت کے اس حصے کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اگر بالفرض آپ جھوٹی بات گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے دل پر مہر لگا دیتا جس سے قرآن آپ کے سینے سے سلب ہو جاتا اور جب اللہ تعالیٰ نے ایسی مہر نہیں لگائی تو معلوم ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھا اور کفار کا یہ دعویٰ بدترین جھوٹ ہے۔

بعض مسلمانوں کے لئے بشارت اور کفار کے لئے وعید

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يَسْتَجِيْبُ	وَ	تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾	مَا	يَعْلَمُ	وَ
ایمان لائے	ان لوگوں کی جو	دعا قبول فرماتا ہے	اور	تم کرتے ہو	جو	جانتا ہے	اور

اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ○ اور ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کی

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

وَ	مِّنْ فَضْلِهٖ	يَزِيْدُهُمْ	وَ	الصّٰلِحٰتِ (1)	عَمِلُوا	وَ
اور	اپنے فضل سے	زیادہ دیتا ہے انہیں	اور	اچھے، نیک	انہوں نے عمل کیے	اور

دعا قبول فرماتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ عطا فرماتا ہے اور

تمام لوگوں کو مالدار نہ بنانے کی حکمت

الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

الرِّزْقَ	اللّٰهُ	بَسَطَ	لَوْ	وَ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾	لَهُمْ	الْكٰفِرُوْنَ
رزق	اللہ	وسیع کردیتا	اگر	اور	سخت عذاب (ہے)	ان کے لیے	کفر کرنے والے

کافروں کے لیے سخت عذاب ہے ○ اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کے لئے

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ

يُّنَزِّلُ	لٰكِنْ	وَ	فِي الْاَرْضِ	لَبَغَوْا	لِعِبَادِهٖ
وہ اتارتا ہے	لیکن	اور	زمین میں	(تو) ضرور وہ فساد پھیلاتے	اپنے بندوں کے لیے

رزق وسیع کردیتا تو ضرور وہ زمین میں فساد پھیلاتے لیکن اللہ اندازہ سے

بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾

بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾	خَبِيْرٌ	بِعِبَادِهٖ	اِنَّهٗ	يَشَآءُ	مَّا	بِقَدَرٍ
(انہیں) دیکھنے والا (ہے)	خبردار (ہے)	اپنے بندوں سے	بیشک وہ	وہ چاہتا ہے	جتنا	اندازہ سے

جتنا چاہتا ہے اتارتا ہے، بیشک وہ اپنے بندوں سے خبردار (ہے، انہیں) دیکھ رہا ہے ○

(1)…… بارگاہِ الٰہی میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اس لئے یہاں بطورِ خاص انہی کی دعا قبول کئے جانے کا ذکر ہوا۔ اچھے اعمال دعا کی قبولیت میں بہت معاون جبکہ برے اعمال قبولیتِ دعا کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "ایک شخص طویل سفر کرے، اس کے بال اُلجھے اور کپڑے گرد میں اَٹے ہوئے ہوں، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور اے میرے رب! اے میرے رب! کہے اور اس کا کھانا حرام سے اور پینا حرام سے اور پہننا حرام سے اور پرورش پائی حرام سے، تو اس کی دعا کہاں قبول ہو گی۔ (مسلم، ص٥٠٦، الحدیث: ٦٥(١٠١٥))

لوگوں کی ناامیدی کے بعد بارش نازل کرنے کا بیان

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا

وَ	هُوَ	الَّذِيْ	يُنَزِّلُ	الْغَيْثَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	قَنَطُوْا
اور	وہی (ہے)	جو	اتارتا ہے	بارش	(اس کے) بعد	کہ	لوگ ناامید ہو چکے

اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش اتارتا ہے

قدرتِ الٰہی کے عجائبات

وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَ

وَ	يَنْشُرُ	رَحْمَتَهٗ	وَ	هُوَ	الْوَلِيُّ	الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾	وَ
اور	وہ پھیلاتا ہے	اپنی رحمت	اور	وہی	دوست، کام بنانے والا	تعریف کے لائق (ہے)	اور

اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کام بنانے والا، تعریف کے لائق ہے ○ اور

مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ

مِنْ اٰيٰتِهٖ	خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا	بَثَّ
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی پیدائش	اور	جو	اس نے پھیلائے

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں جو جاندار اس نے پھیلائے ہیں

فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

فِيْهِمَا	مِنْ دَآبَّةٍ	وَ	هُوَ	عَلٰى جَمْعِهِمْ	اِذَا	يَشَآءُ	قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾
ان دونوں میں	جاندار	اور	وہ	انہیں اکٹھا کرنے پر	جب	وہ چاہے	قادر (ہے)

سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ ان سب کو اکٹھا کرنے پر جب چاہے قادر ہے ○

گناہ مصائب و آلام کا سبب ہیں

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

وَ	مَآ	اَصَابَكُمْ[1]	مِّنْ مُّصِيْبَةٍ	فَبِمَا	كَسَبَتْ
اور	جو	پہنچی تمہیں	کوئی مصیبت	تو (وہ اس کے) سبب سے جو	کمایا

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال

[1]...... اس آیت میں گناہگار مکلف مومنین سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: بندے کو جو چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے وہ کسی گناہ کی وجہ سے پہنچتی ہے اور جو گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ (ترمذی، ۵/۱۶۹، الحدیث: ۳۲۶۳) دوسری حدیثِ پاک میں ہے "نیک کاموں سے عمر بڑھتی ہے، دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور بیشک آدمی اپنے کسی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۳۶۹، الحدیث: ۴۰۲۲) لہٰذا مصائب سے بچنے کے لئے گناہوں سے بھی بچنا ہو گا۔

رضائے الٰہی کے خلاف مصیبت سے بچاؤ اور بچانا ممکن نہیں

اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿٣٠﴾ وَ مَاۤ اَنْتُمْ

اَیْدِیْكُمْ	وَ	یَعْفُوْا	عَنْ كَثِیْرٍ ﴿٣٠﴾	وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ
تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	وہ معاف فرمادیتا ہے	بہت سے (گناہ)	اور	نہیں	تم

کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف فرمادیتا ہے ○ اور تم

بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚۖ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ

بِمُعْجِزِیْنَ [1]	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِیٍّ
عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	نہیں (ہے)	تمہارے لیے	اللہ کے مقابل	کوئی دوست

زمین میں (اللہ کو) بے بس نہیں کرسکتے اور نہ اللہ کے مقابلے میں تمہارا کوئی دوست ہے

سمندر میں جہازوں کی روانی قدرتِ الٰہی کا کرشمہ ہے

وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿٣١﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ

وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿٣١﴾ [2]	وَ	مِنْ اٰیٰتِهِ	الْجَوَارِ	فِی الْبَحْرِ
اور	نہ	مددگار	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہیں)	چلنے والی (کشتیاں)	سمندر میں

اور نہ مددگار ○ اور سمندر میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں

كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ

كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾	اِنْ	یَّشَاْ	یُسْكِنِ	الرِّیْحَ	فَیَظْلَلْنَ
پہاڑوں جیسی	اگر	وہ چاہے	(تو) روک دے	ہوا (کو)	تو کشتیاں رہ جائیں

اس کی نشانیوں میں سے ہیں ○ اگر وہ چاہے تو ہوا کو روک دے تو کشتیاں

رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

رَوَاكِدَ	عَلٰى ظَهْرِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
ٹھہری ہوئی	اس (سمندر) کی پشت پر	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

سمندر کی پشت پر ٹھہری رہ جائیں، بیشک اس میں ضرور ہر بڑے صبر کرنے والے،

(1) ...یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مصیبتیں تمہارے نصیب میں لکھ دی ہیں تم ان سے نہ کہیں بھاگ سکتے ہو اور نہ ہی بچ سکتے ہو۔ (2) ...یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کوئی ایسا دوست اور مددگار نہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت اور تکلیف سے بچاسکے۔ اس آیت میں دعائیں داخل نہیں کیونکہ دعا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتی بلکہ اس کی مرضی کے موافق کرتی ہے، یونہی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کا معاملہ ہے کہ ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ تقدیر بدل دیتا اور بلائیں ٹال دیتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے۔ (ترمذی، ۴/۵۴، الحدیث: ۲۱۴۶)

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ (1)	اَوْ	یُوْبِقْهُنَّ	بِمَا
ہر بڑے صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے	یا	وہ تباہ کردے انہیں	(اس کے) سبب جو

شکر کرنے والے کیلئے نشانیاں ہیں ○ یا (اگر اللہ چاہے تو) ان کشتیوں کو

كَسَبُوْا وَ یَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّ یَعْلَمَ الَّذِیْنَ

كَسَبُوْا	وَ	یَعْفُ	عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾	وَّ	یَعْلَمَ	الَّذِیْنَ
انہوں نے کمایا	اور	درگزر فرمادے	بہت سے (گناہوں سے)	اور	جان جائیں	وہ لوگ جو

لوگوں کے گناہوں کے سبب تباہ کردے اور بہت سے گناہوں سے درگزر فرمادے ○ اور ہماری آیتوں میں

یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَاؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾

یُجَادِلُوْنَ	فِیْۤ اٰیٰتِنَا	مَا	لَهُمْ	مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾
جھگڑتے ہیں	ہماری آیتوں میں	نہیں (ہے)	ان کے لئے	بھاگنے کی کوئی جگہ

جھگڑنے والے جان جائیں کہ ان کیلئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ○

فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ	فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	مَا	عِنْدَ اللّٰهِ
تو تمہیں جو چیز دی گئی	تو (وہ) دنیوی زندگی کا سازوسامان (ہے)	اور	جو	اللہ کے پاس (ہے)

تو (اے لوگو!) تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا سازوسامان ہے اور وہ جو اللہ کے پاس ہے

خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ

خَیْرٌ	وَّ	اَبْقٰى	لِلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ
(وہ) بہتر	اور	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے	اور	اپنے رب پر

وہ ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والوں کیلئے بہتر اور

قرآن میں جھگڑنے والوں کو اپنی نامرادی کا علم

دنیاوی نعمتوں سے اُخروی اجر و ثواب ہی بہتر ہے

(1)...... یہاں صابر شاکر سے مخلص مومن مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر اور راحت و عیش میں شکر کرتا ہے اور مقصد یہ ہے کہ معرفتِ الٰہی کے دلائل سے کسی طرح غافل نہ ہونا مومن بندے پر لازم ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے تو اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم، ص۱۵۹۸، الحدیث: ۶۴(۲۹۹۹))

اُخروی اجر وثواب کے حقدار لوگ

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۳۶ وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۳۶ (۱)	وَ	الَّذِيْنَ	يَجْتَنِبُوْنَ	كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	وَ
وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ان لوگوں (کیلئے) جو	اجتناب کرتے ہیں	بڑے بڑے گناہوں	اور

زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ اور (ان کیلئے) جو بڑے بڑے گناہوں اور

الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝۳۷ وَ

الْفَوَاحِشَ	وَ	اِذَا مَا	غَضِبُوْا	هُمْ	يَغْفِرُوْنَ ۝۳۷	وَ
بے حیائی کے کاموں (سے)	اور	جب	انہیں غصہ آئے	(تو) وہ	وہ معاف کر دیتے ہیں	اور

بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں ○ اور

الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ

الَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا	لِرَبِّهِمْ	وَ	اَقَامُوْا	الصَّلٰوةَ	وَ	اَمْرُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	حکم مانا	اپنے رب کا	اور	قائم رکھی	نماز	اور	ان کا کام

(ان کے لئے) جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام

شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳۸

شُوْرٰى بَيْنَهُمْ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۝۳۸
ان کے باہمی مشورے (سے ہوتا ہے)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں

ان کے باہمی مشورے سے (ہوتا) ہے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں ○

بُرائی کا بدلہ لینا جائز اور معاف کر دینا افضل ہے

وَ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝۳۹ وَ

وَ	الَّذِيْنَ	اِذَاۤ	اَصَابَهُمُ	الْبَغْيُ	هُمْ	يَنْتَصِرُوْنَ ۝۳۹	وَ
اور	وہ لوگ جو	جب	پہنچے انہیں	بغاوت، زیادتی	(تو) وہ	بدلہ لیتے ہیں	اور

اور (ان کے لئے) جنہیں جب کوئی زیادتی پہنچے تو وہ (انصاف کے ساتھ) بدلہ لیتے ہیں ○ اور

(1) جن مسلمانوں کو اُخروی اجر وثواب کی بشارت دی گئی ہے، یہاں ان کے چند اوصاف بیان کئے گئے ہیں (1) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (2) کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ (3) جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں۔ (4) انہوں نے اپنے رب کا حکم مانا۔ (5) نماز قائم رکھی۔ (6) ان کا کام ان کے باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔ (7) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (8) ظالم سے انصاف کے ساتھ بدلہ لیتے ہیں اور بدلہ لینے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

بدلہ لینے کی صورت میں مظلوم پر کوئی گرفت نہیں

ظالم اور فسادی قابلِ گرفت ہیں

جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ

جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ	سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا (1)	فَمَنْ	عَفَا (2)	وَ	اَصْلَحَ	فَاَجْرُهٗ
برائی کا بدلہ	اسی کے برابر برائی (ہے)	تو جس نے	معاف کردیا	اور	اصلاح کی	تو اس کا اجر

برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر

عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَ لَمَنِ انْتَصَرَ

عَلَی اللّٰهِ	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾	وَ	لَمَنِ	انْتَصَرَ
اللہ پر (ہے)	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	ظالموں (کو)	اور	بیشک جس نے	بدلہ لیا

اللہ پر ہے، بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ اور بے شک جس نے اپنے اوپر ہونے والے

بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۱﴾ ط

بَعْدَ ظُلْمِهٖ	فَاُولٰٓىِٕكَ	مَا	عَلَیْهِمْ	مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۱﴾ (3)
اپنے (اوپر) ظلم (ہونے) کے بعد	تو یہ لوگ	نہیں (ہے)	اُن پر	(گرفت کرنے کا) کوئی راستہ

ظلم کا بدلہ لیا ان کی پکڑ کی کوئی راہ نہیں ○

اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ

اِنَّمَا السَّبِیْلُ	عَلَی الَّذِیْنَ	یَظْلِمُوْنَ	النَّاسَ	وَ
(گرفت کا) راستہ صرف	ان لوگوں پر ہے جو	ظلم کرتے ہیں	لوگوں (پر)	اور

گرفت صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور

یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ

یَبْغُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	اُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ
سرکشی پھیلاتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	یہ لوگ	ان کے لیے

زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں، ان کے لیے

(1)...... اس کا معنی یہ ہے کہ بدلہ جرم کے برابر ہونا چاہئے اور اس میں زیادتی نہ ہو۔ برائی سے صورۃً مشابہ ہونے کی وجہ سے مجازی طور پر بدلے کو برائی کہا جاتا ہے کیونکہ جسے وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے۔ (2)...... ظالم سے اس کے ظلم کے مطابق بدلہ لینا جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قدرت کے باوجود معاف کردینا بہت بہتر اور باعثِ فضیلت ہے۔ (3)...... مظلوم کا ظالم سے بدلہ لینا ظلم نہیں اور نہ ہی اس پر سزا ہے، لیکن جن ظلموں کی سزا دینے کا اختیار صرف حاکمِ اسلام کے پاس ہے ان کی سزا کوئی اور از خود نہیں دے سکتا۔

ظلم پر صبر اور معاف کرنے کی فضیلت

مدد گار سے محروم شخص اور عذاب دیکھ کر ظالموں کا حال

ع ۵

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	اِنَّ	غَفَرَ	وَ	صَبَرَ [1]	لَمَنْ	وَ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾
یہ	(تو) بیشک	معاف کردیا	اور	صبر کیا	بیشک جس نے	اور	دردناک عذاب (ہے)

دردناک عذاب ہے ○ اور بیشک جس نے صبر کیا اور معاف کردیا تو یہ

لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ ع وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

لَهٗ	فَمَا	اللّٰهُ	یُّضْلِلِ [2]	مَنْ	وَ	لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾
اس کیلئے	تو نہیں	اللہ	گمراہ کرے	جسے	اور	ضرور ہمت والے کاموں میں سے (ہے)

ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے ○ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے بعد

مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ تَرَى الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ

الْعَذَابَ	رَاَوُا	لَمَّا	الظّٰلِمِیْنَ	تَرَى	وَ	مِّنْۢ بَعْدِهٖ	مِنْ وَّلِیٍّ
عذاب	وہ دیکھیں گے	جب	ظالموں (کو)	تم دیکھو گے	اور	اس کے بعد	کوئی مدد گار

اس کیلئے کوئی مدد گار نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے

یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾ ج وَ تَرٰىهُمْ

تَرٰىهُمْ	وَ	مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾	اِلٰى مَرَدٍّ	هَلْ	یَقُوْلُوْنَ
تم دیکھو گے انہیں	اور	کوئی راستہ (ہے)	واپس جانے کی طرف	کیا	(تو) کہیں گے

تو کہیں گے: کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟ ○ اور تم انہیں دیکھو گے

یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ

یَنْظُرُوْنَ	خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ	عَلَیْهَا	یُعْرَضُوْنَ
دیکھ رہے ہوں گے	ذلت سے جھکے ہوئے	اس (آگ) پر	انہیں پیش کیا جائے گا

کہ انہیں اس حال میں آگ پر پیش کیا جائے گا کہ ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے، چھپی نگاہوں سے

1 ...... یعنی جس نے اپنے مجرم کے ظلم اور ایذا پر صبر کیا اور اپنے ذاتی معاملات میں بدلہ لینے کی بجائے اسے معاف کردیا تو یہ ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے کہ اس میں نفس سے مقابلہ ہے کیونکہ اپنے مجرم سے بدلہ لینے کا نفس تقاضا کرتا ہے لہٰذا اسے مغلوب کرنا بہادری ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے۔ (ترمذی، ۴/۱۴۵، الحدیث: ۲۳۳۲) 2 ...... یعنی جس کی بد عملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا کردے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کیلئے کوئی مدد گار نہیں جو اُسے عذاب سے بچا سکے۔

کفار کا حال دیکھ کر اہلِ ایمان کا کلام

مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ

الْخٰسِرِیْنَ	اِنَّ	اٰمَنُوْۤا	الَّذِیْنَ	قَالَ	وَ	مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ
نقصان پانے والے	بیشک	ایمان لائے	وہ لوگ جو	کہیں گے	اور	چھپی نگاہ سے

دیکھ رہے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے: بیشک نقصان والے

الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اَهْلِیْهِمْ	وَ	اَنْفُسَهُمْ [1]	خَسِرُوْۤا	الَّذِیْنَ
قیامت کے دن	اپنے گھر والوں (کو)	اور	اپنی جانوں	نقصان میں ڈالا	وہ لوگ ہیں جنہوں نے

وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالا۔

روزِ قیامت کفار کا مددگار ہونے کی نفی اور ہدایت سے محروم شخص

اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ۝۴۵ وَ مَا كَانَ لَهُمْ

لَهُمْ	مَا كَانَ	وَ	فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ۝۴۵	الظّٰلِمِیْنَ	اِنَّ	اَلَاۤ
ان کیلئے	نہ ہوں گے	اور	ہمیشہ کے عذاب میں (رہنے والے ہیں)	ظالم	بیشک	سن لو

خبردار! بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں ہیں ○ اور ان کیلئے

مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

اللّٰهُ	یُّضْلِلِ	مَنْ	وَ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	یَنْصُرُوْنَهُمْ	مِّنْ اَوْلِیَآءَ
اللہ	گمراہ کرے	جسے	اور	اللہ کے مقابل	جو مدد کریں ان کی	کوئی دوست

دوست نہ ہوں گے جو اللہ کے مقابلے میں ان کی مدد کریں اور جسے اللہ گمراہ کرے

موت آنے سے پہلے اطاعتِ الٰہی کر لینے کی تاکید

فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِیْلٍ ؕ ۝۴۶ اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اَنْ	مِّنْ قَبْلِ	لِرَبِّكُمْ	اِسْتَجِیْبُوْا	مِنْ سَبِیْلٍ ۝۴۶ [2]	لَهٗ	فَمَا
کہ	(اس سے) پہلے	اپنے رب کا	(اے لوگو) حکم مان لو	(ہدایت کا) کوئی راستہ	اس کیلئے	تو نہیں

اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ○ اس دن کے آنے سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو

[1] ...... اپنی جانوں کا خسارہ کفر اختیار کرکے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہونا ہے اور گھر والوں سے مراد اگر دنیاوی اہلِ خانہ ہوں تو ان کا خسارہ یہ ہے کہ اگر گھر والے جہنم میں ہیں تو ان سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں اور اگر جنت میں ہیں تو بھی وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے، اور اگر گھر والوں سے مراد جنت کی وہ حوریں ہیں جو ایمان لانے کی صورت میں ان کے لئے نامزد تھیں تو ان کا خسارہ ان حوروں سے محروم ہونا ہے۔ [2] یعنی جسے اللہ تعالیٰ دنیا میں حق کے راستے سے بھٹکا دے تو اس کے لئے ایسا کوئی راستہ نہیں جو اسے دنیا میں حق تک اور آخرت میں جنت تک پہنچا سکے، کیونکہ کسی کو ہدایت دے دینا یا اس میں گمراہی پیدا کر دینا

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ

يَّاْتِيَ	يَوْمٌ (1)	لَّا مَرَدَّ	لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَكُمْ
آجائے	(وہ) دن	نہیں ٹلنا	اس کو	اللہ کی طرف سے	نہ (ہوگی)	تمہارے لئے

جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔ اس دن تمہارے لئے

مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝۴۷ فَاِنْ اَعْرَضُوْا

مِّنْ مَّلْجَاٍ	يَّوْمَىِٕذٍ	وَّ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝۴۷	فَاِنْ	اَعْرَضُوْا
کوئی پناہ	اس دن	اور	نہ (ہوگا ممکن)	تمہارے لئے	انکار کرنا	تو اگر	وہ منہ پھیریں

کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہارے لئے انکار کرنا ممکن ہوگا ○ تو اگر وہ منہ پھیریں

کفار کے اعراض پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو تسلی

فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ

فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	عَلَيْهِمْ	حَفِيْظًا	اِنْ	عَلَيْكَ	اِلَّا	الْبَلٰغُ (2)	وَ
تو ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگران (بنا کر)	(لازم) نہیں	تم پر	مگر	(حکم) پہنچا دینا	اور

تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تم پر صرف تبلیغ کی ذمے داری ہے اور

راحت و تکلیف میں کافر کا حال

اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ

اِنَّاۤ	اِذَاۤ	اَذَقْنَا	الْاِنْسَانَ	مِنَّا	رَحْمَةً	فَرِحَ
بیشک	جب	ہم چکھاتے ہیں	آدمی (کو)	اپنی طرف سے	کسی رحمت (کا مزہ)	(تو) وہ خوش ہو جاتا ہے

جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو وہ اس پر

بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

بِهَا	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	سَيِّئَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ
اس پر	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)

خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی برائی پہنچے

(بقیہ صفحہ حاشیہ) اللہ تعالٰی کے علاوہ اور کسی کے اختیار میں نہیں۔ 1 ...... اس دن سے موت یا قیامت کا دن مراد ہے۔ 2 ...... اس آیت میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ مسلسل دینِ اسلام کی دعوت دینے کے باوجود اگر مشرکین ایمان لانے سے اعراض کر رہے ہیں تو آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں، آپ پر صرف رسالت کی تبلیغ کی ذمے داری ہے جسے آپ نے ادا کر دیا ہے۔ اس میں مبلغین کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ان کا کام تبلیغ کرنا ہے، کسی کو نیک راستے پر لا کر ہی چھوڑنا ان کا کام نہیں، لہٰذا اخلاص کے ساتھ تبلیغِ دین کا عمل جاری رکھیں اور اگر کوئی نیکی کی دعوت قبول نہ کرے تو اس سے دلبرداشتہ نہ ہوں۔

کائنات کا حقیقی مالک اللہ ہے

فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

فَاِنَّ	الْاِنْسَانَ	كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
تو بیشک	انسان	بڑا ناشکرا (ہو جاتا ہے)	اللہ ہی کیلئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت

تو انسان بڑا ناشکرا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔

بیٹے اور بیٹیاں دینے یا نہ دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ

یَخْلُقُ	مَا	یَشَآءُ	یَهَبُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	اِنَاثًا	وَّ	یَهَبُ
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	وہ دیتا ہے	جس کو	چاہتا ہے	بیٹیاں	اور	دیتا ہے

وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور

لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ

لِمَنْ	یَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾	اَوْ	یُزَوِّجُهُمْ	ذُكْرَانًا	وَّ	اِنَاثًا	وَ
جس کو	چاہتا ہے	بیٹے	یا	ملادے انہیں	بیٹے	اور	بیٹیاں	اور

جسے چاہے بیٹے دے ○ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملادے اور

انبیاء کی طرف وحی کرنے کی 3 صورتیں

یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿٥٠﴾ وَ

یَجْعَلُ	مَنْ	یَّشَآءُ	عَقِیْمًا [1]	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌ	قَدِیْرٌ ﴿٥٠﴾	وَ
کردے	جسے	وہ چاہے	بانجھ	بیشک وہ	علم والا	قدرت والا (ہے)	اور

جسے چاہے بانجھ کردے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ○ اور

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ	یُّكَلِّمَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	وَحْیًا	اَوْ
(ممکن) نہیں ہے	کسی آدمی کیلئے	کہ	کلام کرے اس سے	اللہ	مگر	وحی (کے طور پر)	یا

کسی آدمی کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا

[1]..... ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بندوں میں اولاد کی نعمت تقسیم کرنے کی مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں، چنانچہ فرمایا کہ وہ جسے چاہے صرف بیٹے دے، جسے چاہے صرف بیٹیاں دے، جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کردے اور جسے چاہے اولاد سے محروم رکھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بیٹا یا بیٹی دینے یا نہ دینے کی قدرت و اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، کسی عورت کے اختیار میں نہیں کہ وہ اپنے ہاں بیٹا یا بیٹی جو چاہے پیدا کرلے۔ اس حقیقت سے صرف نظر کرکے بیٹی پیدا ہونے یا اولاد نہ ہونے پر عورت کو مشقِ ستم بنانا ظلم و ناانصافی اور کفار کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔

مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ

مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ	اَوْ	یُرْسِلَ	رَسُوْلًا	فَیُوْحِیَ (1)	بِاِذْنِهٖ
(وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے (ہو)	یا	اللہ بھیجے	کوئی فرشتہ	تو وہ وحی پہنچائے	اس کے حکم سے

(یوں کہ وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے ہو یا (یہ کہ) اللہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اس کے حکم سے

مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ

مَا	یَشَآءُ	اِنَّهٗ	عَلِیٌّ	حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾	وَ	كَذٰلِكَ	اَوْحَیْنَاۤ
جو	اللہ چاہے	بیشک وہ	بلندی والا	حکمت والا (ہے)	اور	اسی طرح	ہم نے وحی بھیجی

وحی پہنچائے جو اللہ چاہے۔ بیشک وہ بلندی والا، حکمت والا ہے ○ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا

اِلَیْكَ	رُوْحًا	مِّنْ اَمْرِنَا	مَا كُنْتَ تَدْرِیْ	مَا	الْكِتٰبُ	وَ	لَا
تمہاری طرف	روح (یعنی قرآن کی)	اپنے حکم سے	تم نہیں جانتے تھے	کیا ہے	کتاب	اور	نہ

اپنے حکم سے روح (قرآن) کی وحی بھیجی۔ اس سے پہلے نہ تم کتاب کو جانتے تھے نہ

الْاِیْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ

الْاِیْمَانُ	وَ	لٰكِنْ	جَعَلْنٰهُ	نُوْرًا	نَّهْدِیْ
ایمان (یعنی احکامِ شرع کی تفصیل)	اور	لیکن	ہم نے کیا اس (قرآن) کو	نور	ہم راہ دکھاتے ہیں

شریعت کے احکام کی تفصیل کو۔ لیکن ہم نے قرآن کو نور کیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے

بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ

بِهٖ	مَنْ	نَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِنَا	وَ	اِنَّكَ	لَتَهْدِیْۤ
اس کے ذریعے	جسے	چاہتے ہیں	اپنے بندوں میں سے	اور	بیشک تم	ضرور رہنمائی کرتے ہو

جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں اور بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف

نزولِ قرآن سے پہلے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علم کا حال

قرآن سے ہدایت ملتی ہے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہدایت دیتے ہیں

(1)...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی کرنے اور ان سے کلام کرنے کی صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ (1) وحی کے طور پر۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی واسطہ کے بغیر نبی کے دل میں القا فرما کر اور بیداری میں یا خواب میں الہام کرکے کلام فرمائے۔ (2) وہ آدمی عظمت کے پردے کے پیچھے ہو۔ یعنی رسول پسِ پردہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے۔ یہاں پردہ سے مراد سننے والے کا دنیا میں دیدار نہ کر سکنا ہے۔ (3) اللہ تعالیٰ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وحی پہنچائے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

صراطِ مستقیم کی پہچان

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۵۲﴾ۙ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيۡ لَهٗ مَا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۵۲﴾ (1)	صِرَاطِ اللّٰهِ	الَّذِيۡ لَهٗ	مَا
سیدھے راستے کی طرف	(اس) اللہ کے راستے (کی طرف)	جس کیلئے (ہے)	جو کچھ

رہنمائی کرتے ہو ○ اس اللہ کے راستے کی طرف (کہ) جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾ع

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الۡاَرۡضِ	اَلَاۤ	اِلَى اللّٰهِ	تَصِيۡرُ	الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سن لو	اللہ ہی کی طرف	پھرتے ہیں	سب کام

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ سن لو! سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں ○

آیات:89 — سُوۡرَةُ الزُّخۡرُف مَكِّيَّةٌ — رکوع: 07

سُوۡرَةُ الزُّخۡرُف

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عربی میں قرآن نازل کرنے کی ایک حکمت

حٰمٓ ﴿۱﴾ۚ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲﴾ۙ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ

حٰمٓ ﴿۱﴾	وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲﴾	اِنَّا	جَعَلۡنٰهُ	قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا (2)	لَعَلَّكُمۡ
حٰمٓ	روشن کتاب کی قسم	بیشک	ہم نے بنایا اسے	عربی قرآن	تاکہ تم

حٰمٓ ○ روشن کتاب کی قسم ○ ہم نے اسے عربی قرآن اتارا تاکہ تم

(1) ....اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہدایت دیتے ہیں۔

(2) ....اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا تاکہ اہلِ عرب اس کے معانی و احکام کو سمجھ سکیں۔ قرآنِ کریم کے علاوہ اور کوئی آسمانی کتاب عربی زبان میں نازل نہیں ہوئی اور قرآن چونکہ سب سے اشرف و اعلیٰ کلام ہے تو اس کی زبان عربی بھی تمام زبانوں سے اشرف و اعلیٰ ہے۔

قرآن کی عظمت و رفعت

تَعْقِلُوْنَ ۝٣ وَ اِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ

تَعْقِلُوْنَ ۝٣	وَ	اِنَّهٗ	فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ (1)	لَدَیْنَا	لَعَلِیٌّ
سمجھو	اور	بیشک وہ	اصل کتاب میں	ہمارے پاس	ضرور بلندی والا

سمجھو ○ اور بیشک وہ ہمارے پاس اصل کتاب میں یقیناً بلندی والا،

کفار مکہ کی سرکشی کے سبب نزول قرآن نہیں رکا

حَكِیْمٌ ۝٤ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ

حَكِیْمٌ ۝٤	اَفَنَضْرِبُ	عَنْكُمُ	الذِّكْرَ (2)	صَفْحًا	اَنْ
حکمت والا (ہے)	تو کیا ہم پھیر دیں، روک دیں	تم سے	قرآن	پھیرنا، روکنا	(اس لئے) کہ

حکمت والا ہے ○ تو کیا ہم تم سے قرآن کا نزول اس لئے روک دیں کہ

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝٥ وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝٦ وَ

كُنْتُمْ	قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝٥	وَ	كَمْ	اَرْسَلْنَا	مِنْ نَّبِیٍّ	فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝٦	وَ
تم ہو	حد سے بڑھنے والے لوگ	اور	کتنے ہی	ہم نے بھیجے	نبی	پہلے لوگوں میں	اور

تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو؟ ○ اور ہم نے کتنے ہی نبی پہلے لوگوں میں بھیجے ○ اور

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٧ فَاَهْلَكْنَاۤ

مَا یَاْتِیْهِمْ	مِّنْ نَّبِیٍّ	اِلَّا	كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٧	فَاَهْلَكْنَاۤ
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی نبی	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے	تو ہم نے ہلاک کر دیا

ان کے پاس جو نبی آیا وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے تھے ○ تو ہم نے ان سے زیادہ

زمین و آسمان کے خالق سے متعلق کفار سے سوال اور ان کا جواب

اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝٨ وَ لَىِٕنْ

اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا	وَّ	مَضٰى	مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝٨	وَ	لَىِٕنْ
(جو) قوت (میں) ان سے زیادہ سخت (تھے)	اور	گزر چکا	پہلے لوگوں کا حال	اور	ضرور اگر

قوت والوں کو ہلاک کر دیا اور پہلے لوگوں کا حال گزر چکا ہے ○ اور اگر

1 ...... یہاں اصل کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔ 2 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے کفارِ مکہ! تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں بیکار چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحیِ قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں حکم اور ممانعت کچھ نہ کریں، (یہ تمہاری بھول ہے) ہم ایسا نہیں کریں گے۔ حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر اس وقت یہ قرآنِ پاک اٹھالیا جاتا جب اس اُمت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا، تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ (خازن، الزخرف، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۱۰۱)

ذات الٰہی پر دلالت کرنے والی مصنوعاتِ الٰہیہ کا بیان

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ

سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	لَیَقُوْلُنَّ
تم پوچھو ان سے	کس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے

تم ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے ؟ تو ضرور کہیں گے :

خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۟ۙ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا

خَلَقَهُنَّ	الْعَزِیْزُ	الْعَلِیْمُ ۹	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	مَهْدًا(1)
بنایا انہیں	عزت والے	علم والے (نے)	جس نے	بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)	بچھونا

انہیں عزت والے، علم والے نے بنایا ○ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا

وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۟ۚ وَ الَّذِیْ

وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	فِیْهَا	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ۱۰	وَ	الَّذِیْ
اور	بنائے	تمہارے لیے	اس میں	راستے	تاکہ تم	راہ پاؤ	اور	جس نے

اور تمہارے لیے اس میں راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ ○ اور وہ جس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ

نَزَّلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءًۢ	بِقَدَرٍ(2)	فَاَنْشَرْنَا	بِهٖ
اتارا	آسمان سے	پانی	ایک اندازے سے	تو ہم نے زندہ کردیا	اس سے

ایک اندازے سے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر کو

بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۟ وَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

بَلْدَةً مَّیْتًا	كَذٰلِكَ	تُخْرَجُوْنَ ۱۱	وَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا(3)
ایک مردہ شہر (کو)	یونہی	تمہیں نکالا جائے گا	اور	جس نے	پیدا کیے	سب جوڑے

زندہ فرمادیا۔ یونہی تم نکالے جاؤ گے ○ اور جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا

(1)..... زمین پھیلاؤ اور ٹھہرے ہوئے ہونے میں بستر کی طرح ہے، نیز زمین کو ہموار اور ساکن بنانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اگر وہ چاہتا تو اسے متحرک بنادیتا لیکن اس صورت میں کوئی چیز اس پر نہ ٹھہرتی اور زمین سے نفع اٹھانا ممکن نہ رہتا۔ (2)..... اندازے سے مراد یہ ہے کہ وہ پانی نہ اتنا کم ہے جس سے لوگوں کی حاجتیں پوری نہ ہوں اور نہ اتنا زیادہ ہے جس سے حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی طرح لوگ ہلاک ہو جائیں بلکہ لوگوں کے حاجت و ضرورت کے عین مطابق ہے۔ (3)..... تمام جوڑے پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کی تمام اقسام کے جوڑے بنائے، یا یہ مراد ہے کہ تمام انواع کے جوڑے بنائے جیسے

سواری کی نعمت کا حق اور سواری پر سوار ہوتے وقت پڑھی جانے والی دعا

وَجَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ مَاتَرۡكَبُوۡنَ ﴿۱۲﴾ لا

وَ	جَعَلَ	لَكُمۡ	مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ	مَا	تَرۡكَبُوۡنَ ﴿۱۲﴾
اور	بنائیں	تمہارے لیے	کشتیاں اور چوپائے	جن (پر)	تم سوار ہوتے ہو

اور تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں کی سواریاں بنائیں ○

لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ اِذَا

لِتَسۡتَوٗا	عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ	ثُمَّ	تَذۡكُرُوۡا[1]	نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ	اِذَا
تاکہ تم سیدھے ہو کر بیٹھو	ان کی پشتوں پر	پھر	تم یاد کرو	اپنے رب کی نعمت	جب

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سیدھے ہو کر بیٹھو پھر جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ

اسۡتَوَيۡتُمۡ عَلَيۡهِ وَتَقُوۡلُوۡا سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا

اسۡتَوَيۡتُمۡ	عَلَيۡهِ	وَ	تَقُوۡلُوۡا	سُبۡحٰنَ	الَّذِىۡ	سَخَّرَ لَنَا
سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ	اس پر	اور	کہو	پاک ہے	وہ جس نے	ہمارے قابو میں کر دی

تو اپنے رب کا احسان یاد کرو اور یوں کہو: پاک ہے وہ جس نے اس سواری کو

هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾ لا وَاِنَّاۤ

هٰذَا	وَ	مَا كُنَّا	لَهٗ	مُقۡرِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾	وَ	اِنَّاۤ
یہ (سواری)	اور	ہم نہ تھے	اس کو	قابو کرنے کی طاقت رکھنے والے	اور	بیشک ہم

ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اسے قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے ○ اور بیشک ہم

اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا عقیدہ رکھنے والوں کا رد

اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوۡا لَهٗ

اِلٰى رَبِّنَا	لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾[2]	وَ	جَعَلُوۡا	لَهٗ
اپنے رب کی طرف	ضرور پلٹنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے ٹھہرایا	اس (اللہ) کے لیے

اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں ○ اور کافروں نے اللہ کے لیے

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ) میٹھا اور نمکین، سفید اور سیاہ، مذکر اور مؤنث وغیرہ۔ ❶..... نعمت یاد کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے دل میں نعمت کا ذکر کرو اور زبان سے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ ❷..... سواری پر سوار ہوتے وقت یہ آیات مبارکہ پڑھنا سنّتِ مبارکہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے وقت پہلے تین بار اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھتے، پھر یہ آیات پڑھتے "سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ"۔ (مسلم، ص۷۰۰، الحدیث: ۴۲۵(۱۳۴۲))

مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًاؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌؕ(۱۵) اَمِ اتَّخَذَ

مِنْ عِبَادِهٖ	جُزْءًا[1]	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ (۱۵)	اَمِ	اتَّخَذَ
اس کے بندوں میں سے	ٹکڑا(اولاد)	بیشک	آدمی	ضرور کھلا ناشکرا (ہے)	کیا	اس نے بنالیں

اس کے بندوں میں سے ٹکڑا (اولاد) قرار دیا۔ بیشک آدمی کھلا ناشکرا ہے ○ کیا اس نے اپنے لیے

مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ(۱۶)

مِمَّا	یَخْلُقُ	بَنٰتٍ	وَّ	اَصْفٰىكُمْ	بِالْبَنِیْنَ (۱۶)
(ان میں) سے جنہیں	وہ پیدا کرتا ہے	(اپنے لیے) بیٹیاں	اور	خاص کیا تمہیں	بیٹوں کے ساتھ

اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا؟○

بیٹی کی پیدائش پر کفار کا حال

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

وَ	اِذَا	بُشِّرَ	اَحَدُهُمْ	بِمَا	ضَرَبَ
اور	جب	خوشخبری سنائی جاتی ہے	ان میں کسی ایک (کو)	(اس کی) جس کے ساتھ	اس نے بیان کیا

اور جب ان میں کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جائے جس کے ساتھ اس نے

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ

لِلرَّحْمٰنِ	مَثَلًا	ظَلَّ	وَجْهُهٗ	مُسْوَدًّا	وَّ	هُوَ
رحمٰن کے لیے	وصف	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا چہرہ	کالا	اور	وہ

رحمٰن کو متصف کیا ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

عورتوں میں پائی جانے والی دو عمومی کمزوریاں

كَظِیْمٌ(۱۷) اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَ هُوَ فِی الْخِصَامِ

كَظِیْمٌ (۱۷)	اَوَ مَنْ	یُّنَشَّؤُا	فِی الْحِلْیَةِ	وَ	هُوَ	فِی الْخِصَامِ
غم و غصے میں بھرا (رہتا ہے)	اور کیا وہ جس کی	پرورش کی جاتی ہے	زیور میں	اور	وہ	بحث میں

غم و غصے میں بھرا رہتا ہے ○ اور کیا وہ جس کی زیور میں پرورش کی جاتی ہے اور وہ بحث میں

[1]...... کفار کا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنا انہیں اللہ تعالیٰ کا جز قرار دینا ہے کیونکہ اولاد صاحبِ اولاد کا جز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا کفر ہے اور کفر سب سے بڑی ناشکری ہے۔

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینے کا رد

غَيۡرُ مُبِيۡنٍ ﴿١٨﴾ وَ جَعَلُوا الۡمَلٰٓـئِكَةَ الَّذِيۡنَ هُمۡ

غَيۡرُ مُبِيۡنٍ ﴿١٨﴾	وَ	جَعَلُوۡا	الۡمَلٰٓـئِكَةَ	الَّذِيۡنَ	هُمۡ
صاف (بات کرنے والی) نہیں (ہوتی)	اور	انہوں نے ٹھہرایا	فرشتوں (کو)	جو	وہ

صاف بات کرنے والی بھی نہیں ہوتی ○ اور انہوں نے فرشتوں کو عورتیں ٹھہرایا جو کہ

عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوۡا خَلۡقَهُمۡ ؕ سَتُكۡتَبُ

عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ	اِنَاثًا	اَشَهِدُوۡا	خَلۡقَهُمۡ	سَتُكۡتَبُ
رحمٰن کے بندے (ہیں)	عورتیں	کیا وہ موجود تھے	ان کے بناتے کے وقت	اب لکھ لی جائے گی

رحمٰن کے بندے ہیں۔ کیا یہ کفار ان کے بناتے وقت موجود تھے؟ اب ان کی گواہی

فرشتوں کی پوجا پر مشرکین کی ایک دلیل اور اس کا رد

شَهَادَتُهُمۡ وَ يُسۡـَٔـلُوۡنَ ﴿١٩﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ الرَّحۡمٰنُ

شَهَادَتُهُمۡ[1]	وَ	يُسۡـَٔـلُوۡنَ ﴿١٩﴾	وَ	قَالُوۡا	لَوۡ	شَآءَ[2]	الرَّحۡمٰنُ
ان کی گواہی	اور	ان سے پوچھا جائے گا	اور	انہوں نے کہا	اگر	چاہتا	رحمٰن

لکھ لی جائے گی اور ان سے جواب طلب ہو گا ○ اور انہوں نے کہا: اگر رحمٰن چاہتا

مَا عَبَدۡنٰهُمۡ ؕ مَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۗ اِنۡ

مَا عَبَدۡنٰهُمۡ	مَا	لَهُمۡ	بِذٰلِكَ	مِنۡ عِلۡمٍ	اِنۡ
(تو) ہم عبادت نہ کرتے ان (فرشتوں) کی	(درحقیقت) نہیں (ہے)	انہیں	اس کا	کچھ علم	نہیں

تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں درحقیقت اس کا کچھ علم ہی نہیں۔

هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿٢٠﴾ؕ اَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ كِتٰبًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ فَهُمۡ

هُمۡ	اِلَّا	يَخۡرُصُوۡنَ ﴿٢٠﴾	اَمۡ	اٰتَيۡنٰهُمۡ	كِتٰبًا	مِّنۡ قَبۡلِهٖ	فَهُمۡ
وہ	مگر	جھوٹ بول رہے ہیں	یا، کیا	ہم نے دی ہے انہیں	کوئی کتاب	اس سے پہلے	تو وہ

وہ صرف جھوٹ بول رہے ہیں ○ یا کیا اس سے پہلے ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جسے

1 ..... فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینے پر کفار سے ان کا ذریعۂ علم پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ سچے تھے۔ اس گواہی کے متعلق فرمایا گیا کہ یہ لکھ لی جائے گی اور آخرت میں کفار سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ 2 ..... کفار نے کہا "اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے" اس سے ان کی مراد یہ تھی ہم جو فرشتوں کی عبادت کررہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، اگر وہ راضی نہ ہوتا تو ہمیں ایسا کرنے نہ دیتا بلکہ زبردستی روک دیتا، جب نہیں روکا تو ثابت ہوا کہ وہ اس سے راضی ہے۔ اس پر ان کا رد کیا گیا کہ انہیں رضائے الٰہی کا کچھ علم نہیں اور

دین کے معاملے میں کفارِ قریش کی اندھی تقلید

بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ

بِهٖ	مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾	بَلْ	قَالُوْۤا	اِنَّا	وَجَدْنَاۤ
اس کو	مضبوطی سے تھامے ہوئے (ہیں)	بلکہ	انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے پایا

وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں؟○ بلکہ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو

اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

اٰبَآءَنَا	عَلٰۤى اُمَّةٍ	وَّ	اِنَّا	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾
اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور	بیشک ہم	ان کے نقشِ قدم پر	راہ پانے والے (ہیں)

ایک دین پر پایا اور ہم ان کے نقشِ قدم پر ہی راہ پانے والے ہیں○

کفارِ قریش اور گزشتہ کفار کے طریقۂ کار میں مماثلت

وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ

وَ	كَذٰلِكَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِیْ قَرْیَةٍ	مِّنْ نَّذِیْرٍ	اِلَّا	قَالَ
اور	اسی طرح	ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کسی بستی میں	کوئی ڈر سنانے والا	مگر	کہا

اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے

مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ

مُتْرَفُوْهَاۤ	اِنَّا	وَجَدْنَاۤ	اٰبَآءَنَا	عَلٰۤى اُمَّةٍ	وَّ
اس کے مالداروں (نے)	بیشک	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور

خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور

اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ

اِنَّا	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ	مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ (1)	قٰلَ	اَوَلَوْ
بیشک ہم	ان کے نقشِ قدم پر	پیروی کرنے والے (ہیں)	(نبی نے) کہا	کیا اگرچہ

ہم ان کے نقشِ قدم کی ہی پیروی کرنے والے ہیں○ نبی نے فرمایا: کیا اگرچہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ کفار کا یہ استدلال یوں بھی غلط و باطل ہے کہ کسی کام کو کرنے کی قدرت دینا اس سے راضی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا نیز اس سے یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہونے والے تمام جرموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور یہ یقیناً شانِ الٰہی سے بعید ہے۔

(1)...... شریعت کے مقابلے میں باپ داداؤں کے رسم و رواج کی پابندی کرنا جرم ہے جیسے آج کل بعض مسلمان شادی بیاہ یا مرگ کے موقع پر ناجائز رسومات صرف اپنے پرانے باپ داداؤں کی پیروی میں مضبوط پکڑے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے، اٰمین۔

جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ

جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى	مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ	اٰبَآءَكُمْ
میں لے آؤں تمہارے پاس بہتر (دین)	(اس) سے جس پر تم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)

میں تمہارے پاس اس سے بہتر دین لے آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

قَالُوْۤا	اِنَّا	بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ (1)
انہوں نے کہا	بیشک ہم	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا	انکار کرنے والے (ہیں)

انہوں نے کہا: جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ○

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَاِذْ

فَانْتَقَمْنَا	مِنْهُمْ	فَانْظُرْ	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾	وَ	اِذْ
تو ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو دیکھو	کیسا	ہوا	جھٹلانے والوں کا انجام	اور	جب

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور جب

قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا

قَالَ	اِبْرٰهِیْمُ	لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ (2)	اِنَّنِیْ	بَرَآءٌ	مِّمَّا
کہا	ابراہیم (نے)	اپنے (عرفی) باپ اور اپنی قوم سے	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جن کی

ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: میں تمہارے معبودوں سے

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾	اِلَّا	الَّذِیْ	فَطَرَنِیْ	فَاِنَّهٗ	سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾	وَ
تم عبادت کرتے ہو	مگر	وہ جس نے	پیدا کیا مجھے	تو بیشک وہ	عنقریب راستہ دکھائے گا مجھے	اور

بیزار ہوں ○ مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا تو ضرور وہ جلد مجھے راستہ دکھائے گا ○ اور

گزشتہ کفار کا انجام

باطل معبودوں سے حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اعلانِ براءت

اعلانِ براءت کی روایت کو اپنی نسل میں باقی رکھنا

ع ۸

1 ...... ان آیات میں خوش حال اور مالدار کفار کا جو طرزِ عمل بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ مال و دولت کی کثرت، دنیا کی رنگینیوں اور عیش و نشاط کے سبب انسان اپنی آخرت کے معاملے میں غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کی نگاہوں میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی وقعت اور ان کی بات کی اہمیت بہت کم ہو جاتی ہے۔

2 ...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد مراد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔

کفارِ قریش پر انعامِ الٰہی اور ان کا قرآن کے ساتھ رویہ

جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

جَعَلَهَا	كَلِمَةً بَاقِيَةً[1]	فِيْ عَقِبِهٖ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾
(ابراہیم نے) بنادیا اس (کلمۂ توحید) کو	باقی رہنے والا کلمہ	اپنی نسل میں	تاکہ وہ	لوٹ آئیں

ابراہیم نے اس کلمہ کو اپنی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ بنادیا تاکہ وہ رجوع کریں ○

بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

بَلْ	مَتَّعْتُ	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	اٰبَآءَهُمْ	حَتّٰى
بلکہ	میں نے دنیاوی فائدے دیئے	ان (کفارِ مکہ) کو	اور	ان کے باپ دادا (کو)	یہاں تک کہ

بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے یہاں تک کہ

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ

جَآءَهُمُ	الْحَقُّ	وَ	رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمُ
تشریف لایا ان کے پاس	حق	اور	صاف بتانے والا رسول	اور	جب	آگیا ان کے پاس

ان کے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ○ اور جب ان کے پاس

کفارِ مکہ کا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پر اعتراض اور انہیں جواب

الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ

الْحَقُّ	قَالُوْا	هٰذَا	سِحْرٌ	وَّ	اِنَّا	بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ
حق	(تو) کہنے لگے	یہ	جادو (ہے)	اور	بیشک ہم	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

حق آیا تو کہنے لگے: یہ جادو ہے اور بیشک ہم اس کے منکر ہیں ○ اور

قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾

قَالُوْا	لَوْلَا	نُزِّلَ	هٰذَا الْقُرْاٰنُ	عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾[2]
وہ کہنے لگے	کیوں نہیں	اتارا گیا	یہ قرآن	(ان) دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر

کہنے لگے: ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر یہ قرآن کیوں نہ اتارا گیا؟ ○

[1] ..... کلمۂ توحید کو باقی رہنے والا کلمہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں قیامت تک ایسے لوگ ضرور رہیں گے جو توحید پر قائم اور توحید کی دعوت دینے والے ہوں اور اسے باقی رہنے والا کلمہ اس لئے بنایا تاکہ ان کی نسل میں سے جو شرک کرے وہ توحید کی دعوت دینے والے کی بات سن کر شرک سے باز آجائے اور اس توحید کے کلمہ کی طرف لوٹ آئے اور دینِ حق قبول کرلے۔

[2] ..... دو شہروں سے مراد مکہ اور طائف ہیں اور بڑے آدمی سے مراد مکۂ مکرمہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ثقفی ہے۔

اَهُمۡ یَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَیۡنَهُمۡ

اَهُمۡ	یَقۡسِمُوۡنَ	رَحۡمَتَ رَبِّكَ(1)	نَحۡنُ قَسَمۡنَا	بَیۡنَهُمۡ
کیا وہ	تقسیم کرتے ہیں	تمہارے رب کی رحمت	ہم نے تقسیم کی	ان کے درمیان

کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان

مَّعِیۡشَتَهُمۡ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَ رَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ

مَّعِیۡشَتَهُمۡ	فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا	وَ	رَفَعۡنَا	بَعۡضَهُمۡ	فَوۡقَ بَعۡضٍ
ان کی روزی	دنیا کی زندگی میں	اور	ہم نے بلند کیا	ان کے بعض (کو)	بعض کے اوپر

ان کی روزی (بھی) ہم نے ہی تقسیم کی ہے اور ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے

لوگوں کے درجات میں تفاوت کی حکمت

دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِیًّا ؕ وَ رَحۡمَتُ رَبِّكَ

دَرَجٰتٍ	لِّیَتَّخِذَ	بَعۡضُهُمۡ	بَعۡضًا	سُخۡرِیًّا	وَ	رَحۡمَتُ رَبِّكَ(2)
کئی درجے	تاکہ بنائیں	ان کے بعض	بعض (کو)	(اپنا) خادم	اور	تمہارے رب کی رحمت

بلند کیا ہے تاکہ ان میں ایک دوسرے کو اپنا خادم بنائے اور تمہارے رب کی رحمت

خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ﴿٣٢﴾ وَ لَوۡلَاۤ اَنۡ یَّكُوۡنَ

خَیۡرٌ	مِّمَّا	یَجۡمَعُوۡنَ ﴿٣٢﴾	وَ	لَوۡلَاۤ	اَنۡ	یَّكُوۡنَ
بہتر (ہے)	(اس) سے جو	وہ جمع کررہے ہیں	اور	اگر نہ ہوتی	(یہ بات) کہ	ہوجائیں گے

اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کررہے ہیں○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ

دنیاوی ساز وسامان کی حقارت کا بیان

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ یَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ

النَّاسُ	اُمَّةً وَّاحِدَةً(3)	لَّجَعَلۡنَا	لِمَنۡ	یَّكۡفُرُ	بِالرَّحۡمٰنِ
تمام لوگ	(کافروں کی) ایک جماعت	(تو) ضرور ہم بناتے	(اس) کیلئے جو	انکار کرتا ہے	رحمٰن کا

(کافروں کی) ایک جماعت ہوجائیں گے تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لیے

1 ...... یہاں رب کی رحمت سے مراد نبوت ہے۔ نبوت عطا فرمانے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس نے اپنے اختیار سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی بنادیا ہے اور اس کا قرآن میں اعلان بھی فرمادیا لہٰذا اب کوئی دوسرا شخص نبی نہیں بن سکتا۔ 2 ...... یہاں رب کی رحمت سے مراد جنت ہے اور یہ یقیناً کفار کے جمع کردہ مال و دولت سے انتہائی بہتر ہے۔ 3 ...... ان آیات کا معنی یہ ہے کہ اگر اس بات کا لحاظ نہ ہوتا کہ کفار کا مال و دولت اور عیش و عشرت دیکھ کر سب لوگ کفر کی طرف رغبت کریں گے اور کفر میں فضیلت سمجھ کر سبھی کفر کو اختیار کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور کافروں کے گھر اور

لِبُیُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیۡهَا یَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ

لِبُیُوۡتِهِمۡ	سُقُفًا	مِّنۡ فِضَّةٍ	وَّ	مَعَارِجَ	عَلَیۡهَا	یَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾	وَ
ان کے گھروں کی	چھتیں	چاندی کی	اور	سیڑھیاں	جن پر	وہ چڑھتے	اور

ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی بنادیتے جن پر وہ چڑھتے ○ اور

لِبُیُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیۡهَا یَتَّکِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ

لِبُیُوۡتِهِمۡ	اَبۡوَابًا	وَّ	سُرُرًا	عَلَیۡهَا	یَتَّکِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾	وَ
ان کے گھروں کے لیے	(چاندی کے) دروازے	اور	تخت (بنادیتے)	جن پر	وہ تکیہ لگاتے	اور

ان کے گھروں کے لیے (چاندی کے) دروازے اور تخت بنادیتے جن پر وہ تکیہ لگاتے ○ اور

زُخۡرُفًا ؕ وَ اِنۡ کُلُّ ذٰلِکَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ

زُخۡرُفًا	وَ	اِنۡ	کُلُّ ذٰلِکَ	لَمَّا	مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا
(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنادیتے)	اور	نہیں	یہ سب	مگر	دنیاوی زندگی کا سامان

(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنادیتے) اور یہ جو کچھ ہے سب دنیاوی زندگی ہی کا سامان ہے

وَ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّکَ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۳۵﴾ ع وَ مَنۡ

وَ	الۡاٰخِرَةُ	عِنۡدَ رَبِّکَ	لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۳۵﴾	وَ	مَنۡ
اور	آخرت	تمہارے رب کے پاس	پرہیزگاروں کے لیے (ہے)	اور	جو

اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے ○ اور جو

ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے پر شیطان مسلط کردیا جاتا

یَّعۡشُ عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَیِّضۡ لَهٗ شَیۡطٰنًا

یَّعۡشُ	عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ (1)	نُقَیِّضۡ	لَهٗ	شَیۡطٰنًا
آنکھیں بند کرلے، منہ پھیرے	رحمٰن کے ذکر سے	(تو) ہم مقرر کردیتے ہیں	اس پر	ایک شیطان

رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ان کے گھروں کا ساز و سامان سونے اور چاندی کا بنادیتا۔ ان آیات کی صداقت فی زمانہ کھلی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے کہ کفار کے مال و متاع اور عیش و عشرت سے متاثر ہو کر کچھ مسلمان اپنا دین چھوڑ چکے ہیں اور کچھ اسلام سے ناراض دکھائی دے رہے ہیں۔

1 ......یہاں رحمٰن کے ذکر سے مراد قرآنِ کریم ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ نہ تو قرآن کی ہدایتوں کو دیکھے اور نہ ہی ان سے فائدہ اٹھائے۔ یا، رحمٰن کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کی یاد مراد ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب سے بے خوف ہوجائے۔

شیطانوں اور ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والوں کا حال

فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾ وَ اِنَّهُمْ لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ

وَ	عَنِ السَّبِیْلِ	لَیَصُدُّوْنَهُمْ	اِنَّهُمْ	وَ	قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾ (1)	لَهٗ	فَهُوَ
اور	راستے سے	ضرور روکتے ہیں انہیں	بیشک وہ (شیاطین)	اور	ساتھی (رہتا ہے)	اس کا	تو وہ

تو وہ اس کا ساتھی رہتا ہے ○ اور بیشک وہ شیاطین ان کو راستے سے روکتے ہیں اور

روزِ قیامت ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے کی آرزو

یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَنَا

جَآءَنَا	اِذَا	حَتّٰۤی	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾	اَنَّهُمْ	یَحْسَبُوْنَ
(وہ کافر) آئے گا ہمارے پاس	جب	یہاں تک کہ	ہدایت یافتہ (ہیں)	کہ وہ	وہ (یہ) سمجھتے رہتے ہیں

وہ یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں ○ یہاں تک کہ جب وہ کافر ہمارے پاس آئے گا

قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ

بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ	بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ	یٰلَیْتَ	قَالَ
مشرق و مغرب کی دوری (ہوتی)	تیرے اور میرے درمیان	اے کاش	(تو اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا

تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا: اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر دوری ہوجائے

روزِ قیامت کفار کی حسرت و پکار

فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ﴿۳۸﴾ وَ لَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ اِذْ

اِذْ	الْیَوْمَ	لَنْ یَّنْفَعَكُمُ	وَ	الْقَرِیْنُ ﴿۳۸﴾	فَبِئْسَ
کیونکہ	آج	(حسرت و ندامت کرنا) ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں	اور	ساتھی (ہے)	تو (تو) کیا ہی برا

تو (تو) کتنا ہی برا ساتھی ہے ○ اور آج ہرگز تمہیں یہ چیز نفع نہیں دے گی کہ

کفار کی بے حسی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

الصُّمَّ (2)	تُسْمِعُ	اَفَاَنْتَ	مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾	فِی الْعَذَابِ	اَنَّكُمْ	ظَّلَمْتُمْ
بہروں (کو)	سناؤ گے	تو کیا تم	شریک (ہو)	عذاب میں	بیشک تم (سب)	تم نے ظلم کیا

تم سب عذاب میں شریک ہو جبکہ تم نے ظلم کیا ○ تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے

1 ...... برا ساتھی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اور اچھا ساتھی نصیب ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "اچھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسے ہے جیسے مشک اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا۔ ان میں سے جو مشک اٹھائے ہوئے ہے (اس کے ساتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ) وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے مشک کی خوشبو پہنچے گی اور جو بھٹی پھونکنے والا ہے (اس کے ساتھ رہنے کا نقصان یہ ہے کہ) وہ تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بخاری، ۳/۵۶۷، الحدیث: ۵۵۳۴)

2 ...... یہاں بہرے سے مراد دل کا بہرا اور اندھوں سے مراد دل کا اندھا ہے اور کھلی گمراہی میں ہونے والے سے مراد وہ کافر ہے جس کے نصیب میں ایمان نہیں۔ ول

کفار کے لیے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید کے ذریعے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَ مَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا

اَوْ	تَهْدِی	الْعُمْیَ	وَ	مَنْ	كَانَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾	فَاِمَّا
یا	راہ دکھاؤ گے	اندھوں (کو)	اور	(انہیں) جو	ہیں	کھلی گمراہی میں	تو اگر

یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں؟○ تو اگر

نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِیَنَّكَ

نَذْهَبَنَّ بِكَ	فَاِنَّا	مِنْهُمْ	مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾	اَوْ	نُرِیَنَّكَ
ہم لے جائیں تمہیں	تو بیشک ہم	ان سے	بدلہ لینے والے (ہیں)	یا	ہم دکھا دیں تمہیں

ہم تمہیں لے جائیں تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے ○ یا ہم تمہیں دکھا دیں

الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

الَّذِیْ	وَعَدْنٰهُمْ	فَاِنَّا	عَلَیْهِمْ	مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾
وہ جس کا	ہم نے وعدہ کیا ان سے	تو بیشک ہم	ان پر	بڑی قدرت رکھنے والے (ہیں)

جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں ○

قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام کر رکھنے کا حکم

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ

فَاسْتَمْسِكْ	بِالَّذِیْۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ	اِنَّكَ
تو تم مضبوطی سے تھامے رکھو	(اس) کو جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	بیشک تم

تو اسے مضبوطی سے تھامے رکھو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے بیشک تم

قرآن کریم عظمت و ناموری کا سبب ہے

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَذِكْرٌ (1)	لَّكَ
سیدھی راہ پر (ہو)	اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور شرف و بزرگی (ہے)	تمہارے لئے

سیدھی راہ پر ہو ○ اور (اے حبیب!) بیشک یہ قرآن تمہارے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے بہرے کو حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس لئے نہیں سنا سکتے کہ وہ قرآن سن کر اسے قبول کرنے والے کان نہیں رکھتا، دل کے اندھے کو ہدایت کی راہ اس لئے نہیں دکھا سکتے کہ وہ حق بات دیکھنے والی آنکھ ہی سے محروم ہے اور جو کھلی گمراہی میں ہے اسے سنا اور دکھا نہیں سکتے کیونکہ وہ کفر پر قائم رہنے کے انجام میں ایمان سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس میں کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے تسلی ہے۔ (1) قرآن کریم بطورِ خاص حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے اور عمومی طور پر پوری امت کے لئے عظمت و شرافت کا ذریعہ ہے۔ قرآن کے ذریعے عظمت و شرافت حاصل ہونے کی صورت یہ ہے کہ اس کے احکامات و

وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ

وَ	لِقَوْمِكَ	وَ	سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ (1)	وَسْـَٔلْ	مَنْ
اور	تمہاری قوم کے لئے	اور	(اے لوگو) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا	اور پوچھو	(ان سے) جنہیں

تمہاری قوم کیلئے شرف وبزرگی ہے اور (اے لوگو!) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا○ اور جو ہم نے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ

اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رُّسُلِنَاۤ (2)	اَجَعَلْنَا	مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ
ہم نے بھیجا	تم سے پہلے	ہمارے رسولوں سے	کیا ہم نے بنائے ہیں	رحمٰن کے سوا

تم سے پہلے اپنے رسول بھیجے ان سے پوچھو کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا

اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

اٰلِهَةً	يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى
کچھ معبود	جن کی عبادت کی جائے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)

کچھ اور معبود مقرر کئے ہیں جن کی عبادت کی جائے○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ

بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ

بِاٰيٰتِنَاۤ	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ	فَقَالَ	اِنِّیْ
اپنی نشانیوں کے ساتھ	فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف	تو اس نے کہا	بیشک میں

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو موسیٰ نے فرمایا: بیشک میں

رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴٦﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ

رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴٦﴾	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ	اِذَا	هُمْ
تمام جہانوں کے رب کا رسول (ہوں)	پھر جب	وہ لایا ان کے پاس ہماری نشانیاں	(تو) جبھی	وہ

اس کا رسول ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے○ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا تو جبھی وہ

نشانیاں دیکھ کر مذاق اڑانے لگے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ دورِ اول کے مسلمانوں کی دنیا بھر میں عظمت وشرافت قرآن وسنت پر عمل کرنے کی ہی برکت سے تھی اور آج کے مسلمانوں کی ذلت و پستی کی بہت بڑی وجہ قرآن پر عمل چھوڑ دینا ہے۔ (1)...... یہ سوال قرآن مجید کے بارے میں ہوگا کہ تم نے اس کا کیا حق ادا کیا، اس نعمت کا کتنا شکر ادا کیا، اس کی کتنی تعظیم کی اور اس کے احکامات وتعلیمات پر کتنا عمل کیا۔ ان سوالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے۔ (2)...... یہاں رسولوں سے مراد ان کے ادیان اور ملتیں ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ رسولوں کے ادیان اور ان کی ملتوں میں تلاش کرو کہ کیا کسی بھی رسول کے دین میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے۔ یا،

مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ مَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ

مِنْهَا	يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾	وَ	مَا نُرِيْهِمْ	مِّنْ اٰيَةٍ	اِلَّا	هِيَ	اَكْبَرُ (1)
ان سے (پر)	ہنسنے لگے	اور	ہم نہیں دکھاتے انہیں	کوئی نشانی	مگر	وہ	بڑی (ہوتی)

ان پر ہنسنے لگے ○ اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے وہ اپنی مثل (پہلی نشانی) سے

مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤٨﴾

مِنْ اُخْتِهَا	وَ	اَخَذْنٰهُمْ	بِالْعَذَابِ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ ﴿٤٨﴾
اپنی مثل (پہلی نشانی) سے	اور	ہم نے پکڑا انہیں	عذاب (مصیبت) میں	تاکہ وہ	باز آجائیں

بڑی ہی ہوتی اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا تاکہ وہ باز آجائیں ○

وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

وَ	قَالُوْا	يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ (2)	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ
اور	انہوں نے کہا	اے جادو کے علم والے	تو دعا کر	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)

اور انہوں نے کہا: اے جادو کے علم والے! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر،

بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾

بِمَا	عَهِدَ (3)	عِنْدَكَ	اِنَّنَا	لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾
(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تیرے ہاں (تم سے)	بیشک ہم	ضرور ہدایت والے (ہو جائیں گے)

اُس عہد کے سبب جو اس نے تم سے کیا ہے۔ بیشک ہم ہدایت پر آجائیں گے ○

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ

فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمُ	الْعَذَابَ	اِذَا	هُمْ	يَنْكُثُوْنَ ﴿٥٠﴾	وَ
پھر جب	ہم نے دور کر دیا	ان سے	عذاب (مصیبت)	(تو) اسی وقت	وہ	عہد توڑ دیتے	اور

پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ٹال دی تو اسی وقت انہوں نے عہد توڑ دیا ○ اور

نشانیوں کی نوعیت اور فرعونیوں پر مصائب

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دعا کی درخواست اور ایمان لانے کا عہد

مصیبت ٹلنے پر فرعونیوں کی عہد شکنی

فرعون کی طرف سے اپنی بڑائی کا دعویٰ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رسولوں سے مراد اہلِ کتاب میں سے ایمان لانے والے ہیں، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہے کہ اہلِ کتاب میں سے جو ایمان لائے ان سے پوچھو کہ کیا کسی رسول نے غیرُاللہ کی عبادت کی اجازت دی تھی۔ ❶ ...... یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھ چڑھ کر اور ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔ ❷ ...... یہ کلمہ فرعونیوں کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا، وہ لوگ عالم، ماہر، حاذق، اور کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے کیونکہ اُن کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی۔
❸ ...... عہد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا قبول فرمائے گا، ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھا لے گا۔

نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ

نَادٰى	فِرْعَوْنُ	فِیْ قَوْمِهٖ (1)	قَالَ	یٰقَوْمِ	اَلَیْسَ	لِیْ
پکارا	فرعون (نے)	اپنی قوم میں	کہا	اے میری قوم	کیا نہیں ہے	میرے لئے

فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کر کے کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت

مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾

مُلْكُ مِصْرَ	وَ	هٰذِهِ	الْاَنْهٰرُ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِیْ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾
مصر کی بادشاہت	اور	یہ	نہریں	جو بہتی ہیں	میرے نیچے	تو کیا تم دیکھتے نہیں

میری نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہتی ہیں؟ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟○

اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ وَّ

اَمْ	اَنَا	خَیْرٌ	مِّنْ هٰذَا	الَّذِیْ	هُوَ	مَهِیْنٌ (2)	وَّ
یا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	جو	وہ	معمولی سا آدمی (ہے)	اور

یا میں اس سے بہتر ہوں جو معمولی سا آدمی ہے اور

لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْ لَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ

لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿٥٢﴾	فَلَوْلَاۤ	اُلْقِیَ	عَلَیْهِ	اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ (3)
صاف طریقے سے بات کرتا معلوم نہیں ہوتا	تو کیوں نہیں	ڈالے گئے	اس پر	سونے کے کنگن

صاف طریقے سے باتیں کرتا معلوم نہیں ہوتا○ (اگر یہ رسول ہے) تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ ڈالے گئے؟

اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ

اَوْ	جَآءَ	مَعَهُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	مُقْتَرِنِیْنَ ﴿٥٣﴾	فَاسْتَخَفَّ
یا	آتے	اس کے ساتھ	فرشتے	قطار بنائے ہوئے	تو (فرعون نے) بیوقوف بنایا

یا اس کے ساتھ قطار بنا کر فرشتے آتے؟○ تو فرعون نے

1 ...... اس سے پہلی آیات میں فرعون کا حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ ہونے والا معاملہ بیان کیا گیا اور یہاں سے وہ معاملہ بیان کیا جا رہا ہے جو فرعون نے اپنی قوم کے ساتھ کیا، ان آیات کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ فرعون نے قوم کے سامنے اپنے مال و متاع کی کثرت اور عیش و عشرت کی فراوانی کا تذکرہ کر کے اپنی فضیلت پر استدلال کیا اور اس سے مقصود یہ تھا جب میں افضل ہوں تو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں حق پر بھی میں ہی ہوں۔ 2 ...... اپنے آپ کو نبی سے اعلیٰ کہنا یا نبی کو ذلت آمیز کے الفاظ سے یاد کرنا فرعونی کفر ہے۔ 3 ...... فرعون کے زمانے میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تو اسے سونے کے کنگن اور سونے

فرعونیوں کا انجام

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٥٤ فَلَمَّاۤ

قَوْمَهٗ	فَاَطَاعُوْهُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٥٤	فَلَمَّاۤ
اپنی قوم (کو)	تو وہ کہنے پر چلے اس کے	بیشک وہ	تھے	نافرمان لوگ	پھر جب

اپنی قوم کو بیوقوف بنالیا تو وہ اس کے کہنے پر چل پڑے بیشک وہ نافرمان لوگ تھے ○ پھر جب

اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٥٥

اٰسَفُوْنَا	انْتَقَمْنَا	مِنْهُمْ	فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٥٥
انہوں نے ناراض کیا ہمیں	(تو) ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے غرق کردیا ان سب کو

انہوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو غرق کردیا ○

کفارِ قریش کی ایک قبیح حرکت

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝٥٦ وَلَمَّا ضُرِبَ

فَجَعَلْنٰهُمْ	سَلَفًا	وَّ	مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝٥٦	وَ	لَمَّا	ضُرِبَ
تو ہم نے بنادیا انہیں	اگلی داستان	اور	بعد والوں کے لئے مثال	اور	جب	بیان کی جائے

تو ہم نے انہیں اگلی داستان کردیا اور بعد والوں کیلئے مثال بنادیا ○ اور جب ابن مریم کی

ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝٥٧ وَقَالُوْۤا

ابْنُ مَرْيَمَ	مَثَلًا[1]	اِذَا	قَوْمُكَ	مِنْهُ	يَصِدُّوْنَ ۝٥٧	وَ	قَالُوْۤا
مریم کے بیٹے (کی)	مثال	(تو) جبھی	تمہاری قوم کے لوگ	اس سے	ہنسنے لگتے ہیں	اور	کہتے ہیں

مثال بیان کی جاتی ہے تو جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتی ہے ○ اور کہتے ہیں:

ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا

ءَاٰلِهَتُنَا	خَيْرٌ	اَمْ	هُوَ[2]	مَا ضَرَبُوْهُ	لَكَ	اِلَّا
کیا ہمارے معبود	بہتر (ہیں)	یا	وہ (عیسیٰ)	انہوں نے بیان نہیں کی یہ مثال	تم سے	مگر

کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ؟) انہوں نے یہ مثال تم سے صرف

(بقیہ صفحہ کا حاشیہ) کا طوق پہنایا جاتا تھا۔ اسی کے پیشِ نظر فرعون نے یہ بات کہی کہ ان پر سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے۔ 1 ...عبداللہ بن زبعری نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے "اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ" یعنی اے مشرکو! تم اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن چیزوں کو تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں۔" بیشک سورج، چاند، فرشتوں، حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عبادت کی گئی ہے، پھر تو یہ سب بھی ہمارے معبودوں کے ساتھ (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں گے۔ اس کی بات سن کر کفارِ قریش ہنسنے لگے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ 2 ...اس بات

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان کا بیان

جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ

جَدَلًا	بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	عَبْدٌ(1)
جھگڑنے (کیلئے)	بلکہ	وہ	جھگڑا کرنے والے لوگ (ہیں)	نہیں	وہ (عیسیٰ)	مگر	ایک بندہ

جھگڑا کرنے کیلئے بیان کی ہے، بلکہ وہ جھگڑنے والے لوگ ہیں ○ عیسیٰ تو نہیں ہے مگر ایک بندہ

اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی

اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ ؕ وَ

اَنْعَمْنَا(2)	عَلَيْهِ	وَ	جَعَلْنٰهُ	مَثَلًا(3)	لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾	وَ
ہم نے احسان کیا	اس پر	اور	بنایا اسے	ایک عجیب نمونہ	بنی اسرائیل کے لیے	اور

جس پر ہم نے احسان فرمایا ہے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک عجیب نمونہ بنایا ○ اور

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ

لَوْ	نَشَآءُ	لَجَعَلْنَا	مِنْكُمْ	مَّلٰٓئِكَةً	فِي الْاَرْضِ
اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور بنا دیتے	تم سے (تمہارے بدلے)	فرشتے	زمین میں

اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے فرشتے

قیامت میں شک کرنے کی ممانعت اور اطاعت رسول کا حکم

يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَعِلْمٌ(4)	لِّلسَّاعَةِ
وہ (تمہارے) پیچھے آباد رہتے	اور	بیشک وہ (عیسیٰ)	ضرور ایک خبر (ہے)	قیامت کی

بسا دیتے ○ اور بیشک عیسیٰ ضرور قیامت کی ایک خبر ہے

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾

فَلَا تَمْتَرُنَّ	بِهَا	وَ	اتَّبِعُوْنِ	هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾
تو ہرگز تم شک نہ کرو	اس (قیامت) میں	اور	پیروی کرو میری	یہ	سیدھا راستہ (ہے)

تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میری پیروی کرنا۔ یہ سیدھا راستہ ہے ○

(بقیہ حاشیہ) سے کفار کا مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی جہنم میں چلے جائیں ہمیں کچھ پروا نہیں۔ 1 ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بندہ فرمایا، اس میں ان عیسائیوں کا رد ہے جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ 2 ...... اس احسان سے مراد نبوت عطا کرنا ہے، اس میں ان یہودیوں کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت کے منکر ہیں۔ 3 ...... عجیب نمونہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو باپ کے بغیر پیدا فرما کر بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا عجیب شاہکار بنایا۔ 4 ...... یعنی

شیطان سے متعلق ایک تاکید

وَ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ وَ لَمَّا جَآءَ

جَآءَ	لَمَّا	وَ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ (2)	لَكُمْ	اِنَّهٗ	الشَّيْطٰنُ	لَا يَصُدَّنَّكُمُ (1)	وَ
آیا	جب	اور	کھلا دشمن (ہے)	تمہارا	بیشک وہ	شیطان	ہرگز نہ روکے تمہیں	اور

اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روکے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ اور جب

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری اور مقصدِ بعثت کا بیان

عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ

وَ	جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ (3)	قَدْ	قَالَ	بِالْبَيِّنٰتِ	عِيْسٰى
اور	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس حکمت	بیشک	(تو) اس نے کہا	روشن نشانیوں کے ساتھ	عیسیٰ

عیسیٰ روشن نشانیاں لایا تو اس نے فرمایا: میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور

لِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا

فَاتَّقُوا	الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ	بَعْضَ	لَكُمْ	لِاُبَيِّنَ
تو ڈرو	(وہ باتیں) جن میں تم اختلاف رکھتے ہو	بعض	تم سے	(اس لئے آیا ہوں) تاکہ بیان کردوں

میں اس لئے (آیا ہوں) تاکہ میں تم سے بعض وہ باتیں بیان کردوں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو اللہ سے

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعوتِ توحید

اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

فَاعْبُدُوْهُ	رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ	هُوَ	اللّٰهَ	اِنَّ	اَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾	وَ	اللّٰهَ
تو تم عبادت کرو اسی کی	میرا اور تمہارا رب (ہے)	وہی	اللہ	بیشک	حکم مانو میرا	اور	اللہ (سے)

ڈرو اور میرا حکم مانو ○ بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو اس کی عبادت کرو،

عیسائیوں کا باہمی اختلاف اور کافروں کے لیے وعید

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ

فَوَيْلٌ	مِنْۢ بَيْنِهِمْ	الْاَحْزَابُ	فَاخْتَلَفَ	صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾	هٰذَا
تو خرابی (ہے)	اپنے درمیان	گروہ	پھر مختلف ہوگئے	سیدھا راستہ (ہے)	یہ

یہ سیدھا راستہ ہے ○ پھر وہ گروہ آپس میں مختلف ہوگئے تو ظالموں کیلئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آسمان سے دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی ایک علامت ہے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ آنا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کا نبی بن کر نہیں بلکہ امتی ہونے کی حیثیت سے ہوگا۔ 1 ..... اس کا معنی یہ ہے کہ ہرگز شیطان تمہیں شریعت کی پیروی کرنے سے یا قیامت کا یقین رکھنے سے یا اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہنے سے نہ روک دے۔ 2 ..... شیطان کی عداوت و دشمنی کی پہچان کروانے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ شیطان کے دشمن ہونے پر ایمان لائیں اور اس کے شر سے بچنے کی کوشش کریں۔ 3 ..... یہاں حکمت سے مراد نبوت اور انجیل کے احکام ہیں۔

لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

يَنْظُرُوْنَ	هَلْ	مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾	ظَلَمُوْا	لِّلَّذِيْنَ
وہ انتظار کررہے	کیا (یعنی نہیں)	ایک دردناک دن کے عذاب کی	ظلم کیا	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے

ایک دردناک دن کے عذاب کی خرابی ہے ○ وہ قیامت ہی کا

اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾	هُمْ	وَّ	بَغْتَةً	تَاْتِيَهُمْ	اَنْ	السَّاعَةَ	اِلَّا
انہیں خبر (بھی) نہ ہو	وہ	اور	اچانک	وہ آجائے ان پر	کہ	قیامت (کا)	مگر

انتظار کررہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا

اِلَّا	عَدُوٌّ [1]	لِبَعْضٍ	بَعْضُهُمْ	يَوْمَىٕذٍ	اَلْاَخِلَّآءُ
سوائے	دشمن (ہوجائیں گے)	بعض کے	ان کے بعض	اس دن	گہرے دوست

اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے

روزِ قیامت پرہیزگاروں کے علاوہ سب گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ

ع ۱۱ / ۱۲

اَنْتُمْ	لَآ	وَ	الْيَوْمَ	عَلَيْكُمُ	خَوْفٌ	لَا	يٰعِبَادِ	الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾
تم	نہ	اور	آج	تم پر	کوئی خوف	نہیں	اے میرے بندو	پرہیزگاروں (کے)

پرہیزگاروں کے ○ (ان سے فرمایا جائے گا) اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم

بندگانِ الٰہی کیلئے خوف و غم سے نجات کی بشارت اور دخولِ جنت کا حکم

تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾

مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾	كَانُوْا	وَ	بِاٰيٰتِنَا	اٰمَنُوْا	اَلَّذِيْنَ	تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾
فرمانبردار	وہ تھے	اور	ہماری آیتوں پر	ایمان لائے	وہ لوگ جو	غمگین ہوگے

غمگین ہوگے ○ وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ فرمانبردار تھے ○

[1]..... دنیا میں جو دوستی کفر اور معصیت کی بنا پر تھی وہ قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائے گی جبکہ دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے تھی دشمنی میں تبدیل نہ ہوگی بلکہ باقی رہے گی اور اہلِ ایمان کے کام آئے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، قیامت کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی، اس کے لیے میں نے کوئی تیاری نہیں کی، صرف یہ ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا "تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے۔" حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں کہ اسلام

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

اُدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	اَنْتُمْ	وَ	اَزْوَاجُكُمْ	تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾
داخل ہو جاؤ	جنت (میں)	تم	اور	تمہاری بیویاں	تمہیں خوش کیا جائے گا

تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جائیں اور تمہیں خوش کیا جائے گا ○

اہلِ جنت کے لیے جنتی نعمتیں

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ وَ فِيْهَا

يُطَافُ	عَلَيْهِمْ	بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ	وَ	فِيْهَا
دور چلائے جائیں گے	ان پر	سونے کی تھالیوں اور جاموں کے	اور	اس (جنت) میں (ہوں گی)

ان پر سونے کی تھالیوں اور جاموں کے دور ہوں گے اور جنت میں

مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ

مَا تَشْتَهِيْهِ	الْاَنْفُسُ	وَ	تَلَذُّ	الْاَعْيُنُ	وَ
(وہ تمام چیزیں) جن کی خواہش کریں گے	دل	اور	(ان سے) لذت پائیں گی	آنکھیں	اور

وہ تمام چیزیں ہوں گی جن کی ان کے دل خواہش کریں گے اور جن سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور

جنت کا وارث بننے کا ظاہری سبب

اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا

اَنْتُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	تِلْكَ	الْجَنَّةُ	الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا (1)
تم	اس میں	ہمیشہ رہنے والے (ہو گے)	اور	یہ	جنت (ہے)	جس کا تمہیں وارث بنایا گیا

تم اس میں ہمیشہ رہو گے ○ اور یہی وہ جنت ہے جس کا تمہارے اعمال کے صدقے

جنتی پھلوں کا بیان

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ

بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ (2)	لَكُمْ	فِيْهَا	فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ
(اس) کی وجہ سے جو	تم عمل کرتے تھے	تمہارے لیے	اس میں	بہت سے پھل (ہیں)

تمہیں وارث بنایا گیا ہے ○ تمہارے لیے اس میں کثرت سے پھل ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے بعد مسلمانوں کو جتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی، ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (بخاری، الحدیث: ٣٦٨٨) (1)..... جنت کا وارث بنائے جانے سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے ہر شخص کا ایک گھر جنت میں اور ایک گھر جہنم میں ہے، کافر جہنم میں مومن کے گھر کا وارث بن جاتا ہے اور مومن جنت میں کافر کے گھر کا وارث بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی معنی ہے۔ (ابن ابی حاتم: الزخرف، تحت الآیۃ: ٧٢، ١٠/٣٢٨٦) (2)..... جنت میں داخلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل سے ہو گا اور یہ فضل و رحمت نصیب ہونے کا بنیادی ذریعہ نیک اعمال ہیں، یونہی جنت میں درجات کی تقسیم بھی نیک اعمال کے مطابق ہو گی۔

کفار کے لئے جہنم کے ہولناک عذاب کا بیان

مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الۡمُجۡرِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾

مِّنۡهَا	تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾	اِنَّ	الۡمُجۡرِمِیۡنَ (1)	فِیۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ	خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾
ان میں سے	تم کھاتے رہوگے	بیشک	مجرم	جہنم کے عذاب میں	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)

جن میں سے تم کھاتے رہوگے ○ بیشک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ○

لَا یُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَ هُمۡ فِیۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ

لَا یُفَتَّرُ	عَنۡهُمۡ	وَ	هُمۡ	فِیۡهِ	مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾	وَ
وہ (عذاب) ہلکا نہ کیا جائے گا	ان سے	اور	وہ	اس میں	مایوس پڑے رہیں گے	اور

وہ کبھی ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے ○ اور

کفار کی داروغۂ جہنم سے فریاد اور ان کا جواب

مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَ لٰكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷۶﴾ وَ نَادَوۡا

مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ	وَ	لٰكِنۡ	كَانُوۡا	هُمُ	الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷۶﴾	وَ	نَادَوۡا
ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	لیکن	تھے	وہ (خود ہی)	ظلم کرنے والے	اور	وہ پکاریں گے

ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا، ہاں وہ خود ہی ظالم تھے ○ اور وہ پکاریں گے:

یٰمٰلِكُ لِیَقۡضِ عَلَیۡنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ

یٰمٰلِكُ	لِیَقۡضِ	عَلَیۡنَا	رَبُّكَ	قَالَ	اِنَّكُمۡ
اے مالک	چاہئے کہ تمام کردے	ہم پر (ہمارا کام)	تمہارا رب	(مالک) کہے گا	بیشک تم

اے مالک! تیرا رب ہمارا کام تمام کردے۔ وہ داروغہ فرمائے گا: تمہیں

کفار کی حق سے نفرت

مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَقِّ

مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾	لَقَدۡ	جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ	وَ	لٰكِنَّ	اَكۡثَرَكُمۡ	لِلۡحَقِّ
ٹھہرے رہوگے	ضرور بیشک	ہم لائے تمہارے پاس حق	اور	لیکن	تم میں اکثر	حق کو

تو ٹھہرنا ہے ○ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے مگر تم میں اکثر حق کو

(1)...... یہاں مجرموں سے مراد کفار ہیں۔ قرآن مجید میں کفار کے لئے بیان کی گئی سزاؤں میں مسلمانوں کے لئے بھی عبرت اور نصیحت ہے کیونکہ اس بات میں اگرچہ کوئی شک نہیں کہ ہم فی الوقت مسلمان ہیں، لیکن کسی کے پاس اس کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا کیونکہ جس طرح بے شمار کفار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اسی طرح بہت سے بدنصیب مسلمانوں کا بھی ایمان سے پھر جانا ثابت اور ممکن ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو بھی ان عذابات سے ڈرنا اور اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے فکر مند ہونا چاہئے۔

کفارِ قریش کو عذاب کی دھمکی

كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا

كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ (1)	اَمْ	اَبْرَمُوْۤا	اَمْرًا	فَاِنَّا
ناپسند کرنے والے (تھے)	کیا	انہوں نے پکا کرلیا ہے	کوئی کام	تو بیشک ہم (بھی)

ناپسند کرنے والے تھے○ کیا انہوں نے کام پکا کرلیا ہے؟ تو ہم بھی

کفارِ قریش کے ایک گمان کی تردید

مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾	اَمْ	يَحْسَبُوْنَ	اَنَّا	لَا نَسْمَعُ	سِرَّهُمْ	وَ
(اپنا کام) پکا کرنے والے (ہیں)	کیا	وہ سمجھتے ہیں	کہ ہم	نہیں سنتے	ان کی آہستہ بات	اور

(اپنا کام) پکا کرنے والے ہیں○ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی

نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾ قُلْ

نَجْوٰىهُمْ	بَلٰى (2)	وَ	رُسُلُنَا	لَدَيْهِمْ	يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾	قُلْ
ان کی خفیہ مشاورت	کیوں نہیں	اور	ہمارے فرشتے	ان کے پاس	لکھ رہے ہیں	تم کہو

خفیہ مشاورت نہیں سنتے؟ ہاں، کیوں نہیں؟ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں○ تم فرماؤ: (ایک ناممکن بات

اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد قرار دینے والوں سے فیصلہ کن کلام

اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾

اِنْ	كَانَ	لِلرَّحْمٰنِ	وَلَدٌ	فَاَنَا	اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾
اگر	(بالفرض) ہوتا	رحمٰن کا	کوئی بیٹا	تو میں (اس کی)	سب سے پہلے عبادت کرنے والا (ہوتا)

کو فرض کرکے کہتا ہوں کہ) اگر رحمٰن کے کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں (اس کی) عبادت کرنے والا ہوتا○

کفار کی شرکیہ باتوں سے اللہ تعالیٰ کے پاک ہونے کا بیان

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾

سُبْحٰنَ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	رَبِّ الْعَرْشِ	عَمَّا	يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾
پاک ہے	آسمانوں اور زمین کا رب	عرش کا مالک	(ان باتوں) سے جو	وہ (کافر) بیان کرتے ہیں

آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں○

(1) دینی چیزوں سے کراہت اور ناگواری کا اظہار کرنا کفار کا کام ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمان کہلانے کے باوجود اسلامی شعائر کو ناپسند کرتے، اسلامی احکامات پر عمل کرنے والے کو بری نظر سے دیکھتے، اس کا مذاق اڑاتے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(2) ...لوگوں کے خوف سے تنہائی میں گناہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے کیونکہ لوگ اگرچہ خبردار نہیں لیکن رب تعالیٰ سے ان کا کوئی حال چھپا ہوا نہیں ہے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں ”جس نے لوگوں سے تو اپنے گناہوں کو چھپایا اور اس ذات کے سامنے ظاہر کیا جس سے کوئی خفیہ چیز

کفار سے متعلق ایک ہدایت

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا

فَذَرْهُمْ	يَخُوْضُوْا	وَ	يَلْعَبُوْا	حَتّٰى	يُلٰقُوْا
تو تم چھوڑ دو انہیں	(کہ) وہ بیہودہ باتیں کریں	اور	کھیلیں	یہاں تک کہ	جا ملیں، پائیں

تو تم انہیں چھوڑ دو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پائیں

زمین و آسمان والوں کا معبود صرف اللہ ہے

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ

يَوْمَهُمُ	الَّذِيْ	يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	فِي السَّمَآءِ
اپنے دن (کو)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے	اور	وہی (ہے)	جو	آسمان میں (رہنے والوں کا)

جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ۞ اور وہی آسمان والوں کا

اِلٰهٌ وَّ فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

اِلٰهٌ	وَّ	فِي الْاَرْضِ	اِلٰهٌ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ
معبود (ہے)	اور	زمین میں (رہنے والوں کا)	معبود (ہے)	اور	وہی	حکمت والا

معبود ہے اور زمین والوں کا معبود ہے اور وہی حکمت والا،

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾	وَ	تَبٰرَكَ	الَّذِيْ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
علم والا (ہے)	اور	بڑی برکت والا ہے	وہ جو	اس کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

علم والا ہے ۞ اور وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی اور

وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ

وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	وَ	عِنْدَهٗ	عِلْمُ السَّاعَةِ	وَ
اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	اور	اسی کے پاس (ہے)	قیامت کا علم	اور

جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہی ہے اور قیامت کا علم اسی کے پاس ہے اور

(بقیہ صفحہ کا حاشیہ) پوشیدہ نہیں تو اس نے اپنے نزدیک اس ذات کو دیکھنے والوں میں سب سے ہلکا سمجھا اور یہ منافقت کی نشانی ہے۔ (مدارک، الزخرف، تحت الآیۃ: ۸۰، ص ۱۱۰۲)

کفار کے باطل معبود شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَ لَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾	وَ	لَا يَمْلِكُ (1)	الَّذِيْنَ	يَدْعُوْنَ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اختیار نہیں رکھتے	وہ جنہیں	(کفار) پوجتے ہیں

تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اور کفار جن کو اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ

مِنْ دُوْنِهِ	الشَّفَاعَةَ	اِلَّا	مَنْ	شَهِدَ	بِالْحَقِّ	وَ
اس (اللہ) کے سوا	شفاعت (کا)	مگر (وہ شفاعت کرے گا)	جس نے	گواہی دی	حق کی	اور

پوجتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں (شفاعت کا اختیار انہیں ہے) جو حق کی گواہی دیں اور

مشرکین کے حال پر اظہارِ تعجب

هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

هُمْ	يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾	وَ	لَئِنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَهُمْ
وہ	علم رکھتے ہوں	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے	پیدا کیا انہیں

علم رکھیں ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: انہیں کس نے پیدا کیا؟

کلامِ حبیب کی قسم

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَ قِيْلِهٖ

لَيَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى	يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾	وَ قِيْلِهٖ (2)
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	اس (رسول) کے کہنے کی قسم

تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تو کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ○ رسول کے اس کہنے کی قسم کہ

کفار سے متعلق مزید ہدایت

يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ

يٰرَبِّ	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	قَوْمٌ	لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾	فَاصْفَحْ
اے میرے رب	بیشک	یہ	لوگ	ایمان نہیں لاتے	تو تم درگزر کرو

اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ○ تو ان سے

1 ...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی بجائے کفار جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بارگاہِ الٰہی میں کسی کی شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیں اور دل سے اس بات کا علم رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب ہے، ایسے مقبول بندے ایمانداروں کی شفاعت کریں گے۔

2 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قولِ مبارک کی قسم یاد فرمائی، اس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اکرام کا اظہار ہے۔

ع ۲۲ ۱۴

عَنْهُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ۠ ﴿۸۹﴾ ع

عَنْهُمْ	وَ	قُلْ	سَلٰمٌ	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾
ان سے	اور	کہو	(بس) سلام (ہے)	تو عنقریب وہ جان جائیں گے

درگزر کرو اور فرماؤ: بس سلام ہے تو عنقریب جان جائیں گے ○

آیات: 59 | رکوع: 03

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

مع ۱۲

قرآن اتارنے کے لئے خصوصی رات کا انتخاب

حٰمٓ ﴿۱﴾	وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (1)
حٰمٓ	روشن کتاب کی قسم	بیشک	ہم نے اتارا اسے	برکت والی رات میں

حٰمٓ ○ اس روشن کتاب کی قسم ○ بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا،

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ﴿۳﴾ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ﴿۴﴾ لا

مبارک رات کی عظمت، پُرحکمت امور کی تقسیم

اِنَّا	كُنَّا	مُنْذِرِیْنَ ﴿۳﴾	فِیْهَا	یُفْرَقُ (2)	كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ﴿۴﴾
بیشک	ہم ہیں	ڈر سنانے والے	اس (رات) میں	بانٹ دیا جاتا ہے	ہر حکمت والا کام

بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں ○ اس رات میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے ○

(1)...... اکثر مفسرین کے نزدیک برکت والی رات سے شبِ قدر مراد ہے اور بعض مفسرین اس سے شبِ براءت مراد لیتے ہیں۔ (2)...... بعض احادیث میں بیان ہوا ہے کہ 15 شعبان کی رات لوگوں کے امور کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ ان احادیث اور اس آیت میں مطابقت یہ ہے کہ فیصلہ 15 شعبان کی رات ہوتا ہے اور شبِ قدر میں وہ فیصلہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جنہوں نے اس فیصلے کے مطابق عمل کرنا ہوتا ہے۔

تقسیم امور کی اہمیت اور شانِ الٰہی

رحمت و اوصافِ الٰہی کا بیان

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَاؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَؕ

مِّنْ رَّبِّكَ	رَحْمَةً	مُرْسِلِيْنَ ۝٥	كُنَّا	اِنَّا	اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا
تمہارے رب کی طرف سے	رحمت (ہے)	بھیجنے والے	ہم ہیں	بیشک	ہمارے پاس کے حکم (سے)

ہمارے پاس کے حکم سے، بیشک ہم ہی بھیجنے والے ہیں ○ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے،

کفارِ قریش کو نصیحت

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

مَا	وَ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	الْعَلِيْمُ ۝٦	السَّمِيْعُ	هُوَ	اِنَّهٗ
جو کچھ	اور	آسمانوں اور زمین کا رب	جاننے والا (ہے)	سننے والا	وہی	بیشک وہ

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ

بَيْنَهُمَاۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَاۤ	مُّوْقِنِيْنَ ۝٧	كُنْتُمْ	اِنْ	بَيْنَهُمَا
وہی	مگر	کوئی معبود	نہیں	یقین رکھنے والے	تم ہو	اگر	ان دونوں کے درمیان (ہے)

ان کے درمیان ہے سب کا، اگر تم یقین رکھنے والے ہو ○ اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

کفارِ قریش کے لیے وعید اور اس کی شدت کا بیان

يُحْيٖ وَيُمِيْتُؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨

رَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨	وَ	رَبُّكُمْ	يُمِيْتُ	وَ	يُحْيٖ
تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)	اور	(وہ) تمہارا رب	موت دیتا ہے	اور	وہ زندگی دیتا ہے

وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، وہ تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ○

انکارِ قرآن کی اصل وجہ

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ

يَوْمَ	فَارْتَقِبْ	يَّلْعَبُوْنَ ۝٩ [1]	فِيْ شَكٍّ	هُمْ	بَلْ
(اس) دن (کا)	تو تم انتظار کرو	کھیل رہے ہیں	شک میں (پڑے)	وہ	بلکہ

بلکہ وہ کافر شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ○ تو تم اس دن کے منتظر رہو

1 ...یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے جو دلائل ذکر کئے گئے ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ کفار اس کی وحدانیت کو مان لیتے لیکن یہ پھر بھی نہیں مانتے بلکہ وہ اس کی طرف سے شک میں پڑے اور دنیا کے کھیل کود میں مصروف ہیں اور انہیں اپنی آخرت کی کوئی فکر ہی نہیں۔

تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ⑩ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا

هٰذَا	النَّاسَ	يَّغْشَى	تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ⑩ [1]
یہ	لوگوں (کو)	وہ ڈھانپ لے گا	(جس دن) لائے گا آسمان ایک ظاہر دھواں

جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا○ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑪ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

الْعَذَابَ	عَنَّا	اكْشِفْ	رَبَّنَا	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑪
عذاب	ہم سے	دور کر دے	(اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب	ایک دردناک عذاب (ہے)

ایک دردناک عذاب ہے○ (اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور کر دے،

مشاہدۂ مصیبت کے بعد کفار کی دعا اور ایمان لانے کا وعدہ

اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ⑫ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ

قَدْ	وَ	الذِّكْرٰى [2]	لَهُمُ	اَنّٰى	مُؤْمِنُوْنَ ⑫	اِنَّا
بیشک	اور (حالانکہ)	نصیحت ماننا	ان کیلئے	کہاں (ہوگا)	ایمان لانے والے (ہیں)	بیشک ہم

ہم ایمان لاتے ہیں○ ان کیلئے نصیحت ماننا کہاں ہوگا؟ حالانکہ

کفارِ قریش کے عہدِ ایمان کی تردید

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ⑬ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا

قَالُوْا	وَ	عَنْهُ	تَوَلَّوْا	ثُمَّ	رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ⑬	جَآءَهُمْ
کہنے لگے	اور	اس سے	انہوں نے منہ پھیر لیا	پھر	صاف بیان کرنے والا رسول	آچکا ان کے پاس

ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا○ پھر وہ اس سے منہ پھیر گئے اور کہنے لگے:

مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ⑭ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

قَلِيْلًا	كَاشِفُوا الْعَذَابِ	اِنَّا	مَّجْنُوْنٌ ⑭	مُعَلَّمٌ
تھوڑا (عرصہ)	عذاب دور کرنے والے (ہیں)	بیشک ہم	ایک دیوانہ (ہے)	(یہ تو) سکھایا ہوا

یہ تو سکھایا ہوا ایک دیوانہ ہے○ ہم کچھ دنوں کیلئے عذاب دور کرنے والے ہیں۔

کفارِ قریش کی بد عہدی کا بیان

وقف لازم

1 اس دھوئیں سے مراد بھوک کی شدت سے آنکھوں کے سامنے چھا جانے والا اندھیرا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کفار نے مسلسل سرکشی کی تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے خلاف دعا فرمائی جس سے وہ قحط میں مبتلا ہوئے اور بھوک کی شدت سے حال یہ ہوا کہ جب وہ آسمان کی طرف دیکھتے تو انہیں دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا تھا۔ یا، اس سے مراد وہ دھواں مراد ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ 2 قحط سالی سے تنگ آکر ابوسفیان نے بارگاہِ رسالت میں ایمان لانے کی شرط پر دعا کی درخواست کی تو فرمایا گیا کہ اگر ان سے عذاب دور کر دیا جائے تو بھی یہ کہاں ایمان لائیں گے کیونکہ یہ اس سے

روزِ قیامت کی گرفت کی یاددہانی

اِنَّكُمۡ عَآئِدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ يَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى ۚ اِنَّا

اِنَّكُمۡ	عَآئِدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ [1]	يَوۡمَ [2]	نَبۡطِشُ	الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى	اِنَّا
بیشک تم	(پھر) لوٹنے والے (ہو)	(جس) دن	ہم پکڑیں گے	سب سے بڑی پکڑ	بیشک ہم

بیشک تم پھر لوٹنے والے ہو○ اس دن کو یاد کرو جب ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے۔ بیشک ہم

کفارِ قریش اور قومِ فرعون کے حالات میں مشابہت کی طرف اشارہ

مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدۡ فَتَنَّا قَبۡلَهُمۡ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ وَ

مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۱۶﴾	وَ	لَقَدۡ	فَتَنَّا	قَبۡلَهُمۡ	قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ	وَ
بدلہ لینے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے آزمایا	ان سے پہلے	فرعون کی قوم (کو)	اور

بدلہ لینے والے ہیں○ اور بیشک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل کی واپسی کا مطالبہ

جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ كَرِيۡمٌ ﴿۱۷﴾ اَنۡ اَدُّوۡۤا اِلَىَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ

جَآءَهُمۡ	رَسُوۡلٌ كَرِيۡمٌ ﴿۱۷﴾	اَنۡ	اَدُّوۡۤا اِلَىَّ	عِبَادَ اللّٰهِ
آیا ان کے پاس	ایک معزز رسول	(اور کہا) کہ	میرے حوالے کر دو	اللہ کے بندوں (کو)

ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا○ (اور کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون کو نصیحت

اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا

اِنِّىۡ	لَكُمۡ	رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ﴿۱۸﴾	وَّ	اَنۡ	لَّا تَعۡلُوۡا
بیشک میں	تمہارے لیے	امانت والا رسول (ہوں)	اور	یہ کہ	تم سرکشی نہ کرو

بیشک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں○ اور یہ کہ اللہ کے مقابلے میں

فرعون کی دھمکی پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۹﴾ ۚ وَاِنِّىۡ عُذۡتُ

عَلَى اللّٰهِ	اِنِّىۡۤ	اٰتِيۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۹﴾	وَ	اِنِّىۡ	عُذۡتُ
اللہ کے مقابلے میں	بیشک میں	لاتا ہوں تمہارے پاس روشن دلیل	اور	بیشک میں (نے)	پناہ لی

سرکشی نہ کرو۔ بیشک میں تمہارے پاس روشن دلیل لاتا ہوں○ اور میں نے اس بات سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بڑی بڑی وہ علامات دیکھ چکے ہیں جن سے نصیحت حاصل کرکے ایمان قبول کرسکتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے ایمان قبول نہیں کیا۔

1 ...... اس خبر سے مقصود یہ تنبیہ کرنا ہے کہ وہ لوگ اپنا عہد پورا نہیں کریں گے کیونکہ وہ مصیبت کی وجہ سے عاجز ہو جانے پر تو بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑاتے ہیں اور مصیبت دور ہونے پر اپنے کفر اور آباء و اجداد کی اندھی پیروی کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ان کی مصیبت دور ہو جانے کے بعد ایسا ہی ہوا کہ وہ لوگ ایمان نہ لائے اور اپنے شرک و کفر پر ہی قائم رہے۔ 2 ...... اس دن سے قیامت یا غزوۂ بدر کا دن مراد ہے۔

بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ

بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ	اَنْ	تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾	وَ	اِنْ	لَّمْ تُؤْمِنُوْا	لِیْ
اپنے اور تمہارے رب کی	(اس سے) کہ	تم سنگسار کرو مجھے	اور	اگر	تم یقین نہ کرو	مجھ پر

اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لی کہ تم مجھے سنگسار کرو ○ اور اگر تم مجھ پر یقین نہ کرو

فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ الثلثة

فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾	فَدَعَا	رَبَّهٗۤ	اَنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾
تو الگ ہو جاؤ مجھ سے	تو اس نے دعا کی	اپنے رب (سے)	کہ	یہ	مجرم لوگ (ہیں)

تو مجھ سے الگ ہو جاؤ ○ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں فریاد

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ لا وَ

فَاَسْرِ	بِعِبَادِیْ	لَیْلًا	اِنَّكُمْ	مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾	وَ
تو (ہم نے فرمایا کہ) لے چلو	میرے بندوں کو	رات (میں)	بیشک تم	پیچھا کئے جاؤ گے	اور

تو (ہم نے فرمایا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ، ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا ○ اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بارگاہِ الٰہی سے ہدایات

اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَمْ

اتْرُكِ	الْبَحْرَ	رَهْوًا (1)	اِنَّهُمْ	جُنْدٌ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾	كَمْ
چھوڑ دو	دریا (کو)	رکا ہوا، جگہ جگہ سے کھلا ہوا	بیشک وہ	لشکر	غرق کر دیا جائے گا	کتنے

دریا کو جگہ جگہ سے کھلا ہوا چھوڑ دو بیشک وہ لشکر غرق کر دیا جائے گا ○ وہ کتنے

تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿٢٥﴾ لا وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿٢٦﴾ لا وَّ

تَرَكُوْا	مِنْ جَنّٰتٍ	وَّ	عُیُوْنٍ ﴿٢٥﴾	وَّ	زُرُوْعٍ	وَّ	مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿٢٦﴾	وَّ
وہ چھوڑ گئے	باغات	اور	چشمے	اور	کھیت	اور	عمدہ مکانات	اور

باغ اور چشمے چھوڑ گئے ○ اور کھیت اور عمدہ مکانات ○ اور

فرعونیوں کے چھوڑے ہوئے عالیشان باغات کی طرف اشارہ

(1)..... دریا پار کرنے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چاہا کہ عصا مار کر دریا کو دوبارہ ملا دیں تاکہ فرعون اور اس کا لشکر اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا کہ دریا کو جگہ جگہ سے گزرنے کیلئے کھلا ہوا چھوڑ دو تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں، بیشک وہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعونیوں کی موت کے وقت، جگہ اور کیفیت سے مطلع فرما دیا تھا اور یہ سب چیزیں ان پانچ علوم میں سے ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو علومِ خمسہ سے بھی نوازتا ہے۔

فرعونیوں کے مال کا بنی اسرائیل کو وارث بنانا

نَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ ۟ وَ اَوۡرَثۡنٰهَا

نَعۡمَةٍ	كَانُوۡا	فِيۡهَا	فٰكِهِيۡنَ ﴿٢٧﴾	كَذٰلِكَ	وَ	اَوۡرَثۡنٰهَا
نعمتیں	وہ تھے	ان میں	عیش کرنے والے	(ہم نے) یونہی (کیا)	اور	ہم نے وارث بنادیا ان کا

نعمتیں جن میں وہ عیش کرنے والے تھے ○ ہم نے یونہی کیا اور ان چیزوں کا

فرعونیوں کی تباہی پر آسمان و زمین نہ روئے

قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّمَآءُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَا كَانُوۡا

قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ﴿٢٨﴾ [1]	فَمَا بَكَتۡ	عَلَيۡهِمُ	السَّمَآءُ	وَ	الۡاَرۡضُ	وَ	مَا كَانُوۡا
دوسری قوم (کو)	تو نہ روئے	ان پر	آسمان	اور	زمین	اور	وہ نہ ہوئے

دوسری قوم کو وارث بنادیا ○ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں

بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے نجات دینا

مُنۡظَرِيۡنَ ﴿٢٩﴾ ع وَ لَقَدۡ نَجَّيۡنَا بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ

مُنۡظَرِيۡنَ ﴿٢٩﴾	وَ	لَقَدۡ	نَجَّيۡنَا	بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ
مہلت دیئے ہوئے	اور	ضرور بیشک	ہم نے نجات دی	بنی اسرائیل (کو)

مہلت نہ دی گئی ○ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے

مِنَ الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ﴿٣٠﴾ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا

مِنَ الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ﴿٣٠﴾ [2]	مِنۡ فِرۡعَوۡنَ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَالِيًا
رسوا کن عذاب سے	فرعون سے	بیشک وہ	تھا	تکبر کرنے والا

نجات بخشی ○ فرعون سے، بیشک وہ متکبر،

بنی اسرائیل کا اپنے زمانے پر انتخاب

مِّنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿٣١﴾ وَ لَقَدِ اخۡتَرۡنٰهُمۡ عَلٰى عِلۡمٍ

مِّنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿٣١﴾	وَ	لَقَدِ	اخۡتَرۡنٰهُمۡ	عَلٰى عِلۡمٍ
حد سے بڑھنے والوں میں سے	اور	ضرور بیشک	ہم نے چن لیا ان (بنی اسرائیل) کو	(اپنے) علم (کی بنا) پر

حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا ○ اور بیشک ہم نے انہیں جانتے ہوئے

1 ...... فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد مصر میں خود بنی اسرائیل آباد ہوئے تھے۔ کفار کی چھوڑی ہوئی بستیوں اور ان کے مکانات میں رہنا منع نہیں، ہاں جہاں عذابِ الٰہی آیا ہو وہاں رہنا منع ہے اور چونکہ فرعون کی قوم پر مصر میں عذاب نہ آیا بلکہ انہیں وہاں سے نکال کر دریا میں غرق کیا گیا، اس لئے بنی اسرائیل کا مصر میں رہنا درست ہوا۔

2 ...... یہاں رسوا کن عذاب سے مراد غلامی، مشقت سے بھرپور خدمتیں، محنتیں اور اولاد کو قتل کیا جانا ہے۔

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَا فِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿۳۳﴾

بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿۳۳﴾	مَا فِیْهِ	مِّنَ الْاٰیٰتِ	اٰتَیْنٰهُمْ	وَ	عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾ (1)
واضح انعام (تھا)	وہ جن میں	نشانیوں میں سے	ہم نے عطا کیا انہیں	اور	(اس) زمانے والوں پر

اس زمانے والوں پر چن لیا○ اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح انعام تھا○

بنی اسرائیل کو ان کے زمانے میں تمام جہان والوں پر فضیلت عطا کی گئی

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَ

وَ	مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى	اِلَّا	هِیَ	اِنْ	لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾	هٰۤؤُلَآءِ	اِنَّ
اور	ہماری پہلی موت	مگر	یہ (موت)	نہیں	ضرور کہتے ہیں	یہ (کفارِ مکہ)	بیشک

بیشک یہ (کفارِ مکہ) ضرور کہتے ہیں○ بیشک موت تو صرف ہماری پہلی موت ہی ہے اور

قیامت کے متعلق کفارِ مکہ کا نظریہ اور مطالبہ

مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآىٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾

صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	فَاْتُوْا بِاٰبَآىٕنَاۤ (2)	بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾	نَحْنُ	مَا
سچے	تم ہو	اگر	تو لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو)	اٹھائے جائیں گے	ہم	نہیں

ہم اٹھائے نہ جائیں گے○ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ○

اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِیْنَ	وَّ	قَوْمُ تُبَّعٍ (3)	اَمْ	خَیْرٌ	اَهُمْ
ان سے پہلے (گزرے)	وہ لوگ جو	اور	تبع کی قوم	یا	بہتر (ہیں)	کیا وہ

کیا وہ بہتر ہیں یا تبع (نامی بادشاہ) کی قوم اور ان سے پہلے والے لوگ؟

کفارِ مکہ کے مطالبہ کا جواب

اَهْلَكْنٰهُمْ ٘ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

السَّمٰوٰتِ	مَا خَلَقْنَا	وَ	مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۷﴾	كَانُوْا	اِنَّهُمْ	اَهْلَكْنٰهُمْ
آسمانوں	ہم نے نہیں بنایا	اور	مجرم لوگ	تھے	بیشک وہ	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں

ہم نے انہیں ہلاک کر دیا بیشک وہ مجرم لوگ تھے○ اور ہم نے آسمان اور زمین

زمین و آسمان کی تخلیق بیکار نہیں بلکہ با مقصد ہے

1 ...بنی اسرائیل کا افضل ہونا اپنے زمانے کے اعتبار سے ہے، لہٰذا اس آیت سے بنی اسرائیل کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت سے افضل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ 2 ...کفارِ مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو تو قُصَی بن کلاب کو زندہ کر دو۔ یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے پہلے وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے۔ 3 ...اس آیت میں جس تبع کا ذکر ہے یہ تبع حمیری تھے، یہ خود مومن اور یمن کے بادشاہ تھے لیکن ان کی قوم کافر تھی۔ اسی تبع نے مدینہ منورہ بسایا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾

وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا	لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾
اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	کھیلتے ہوئے

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو کھیل کے طور پر نہیں بنایا ○

مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾
ہم نے نہیں بنایا ان دونوں کو	مگر	حق کے ساتھ	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے

ہم نے انہیں حق کے ساتھ ہی بنایا لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ○

روزِ قیامت کا حال

روزِ قیامت اہلِ ایمان کے علاوہ کوئی کسی کے کام نہ آئے گا

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾ۙ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًى

اِنَّ	یَوْمَ الْفَصْلِ	مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾	یَوْمَ	لَا یُغْنِیْ (1)	مَوْلًى
بیشک	فیصلے کا دن	ان سب کا مقرر کیا ہوا وقت (ہے)	(جس) دن	کام نہ آئے گا	کوئی دوست

بیشک فیصلے کا دن ان سب کا مقرر کیا ہوا وقت ہے ○ جس دن کوئی دوست

عَنْ مَّوْلًى شَیْــٴًـا وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

عَنْ مَّوْلًى	شَیْــٴًـا	وَّ	لَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ
کسی دوست کے	کچھ	اور	نہ	وہ	ان کی مدد کی جائے گی	مگر	جس (پر)	مہربانی کرے

کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○ مگر جس پر اللہ

کفار کی جہنمی غذا زقوم کی کیفیت

اللّٰهُؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ۙ

اللّٰهُ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾	اِنَّ	شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ (2)
اللہ	بیشک وہ	وہی	عزت والا	مہربان (ہے)	بیشک	زقوم کا درخت

مہربانی فرمائے، بیشک وہی عزت والا، مہربان ہے ○ بیشک زقوم کا درخت ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَسَلَّمَ کو غائبانہ خط لکھ کر لوگوں کے سپرد کیا تھا کہ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جلوہ گر ہوں تو میرا یہ خط پیش کر دیا جائے۔

(1)…… قیامت کے دن کفار کو نہ تو ان کا کوئی دوست کام آئے گا اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی البتہ ایمان والے اللہ تعالٰی کی اجازت سے ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے اور ان کی مدد بھی کی جائے گی۔ (2)…… جہنم میں ایک کانٹے دار اور انتہائی کڑوا درخت ہے جس کا نام زقوم ہے، یہ کافر کی خوراک ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ گلے ہوئے تانبے کی طرح کفار کے پیٹوں میں ایسے جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اگر زقوم

طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ ۝٤٤ كَالۡمُهۡلِ ۚۛ يَغۡلِىۡ فِى الۡبُطُوۡنِ ۝٤٥

طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ ۝٤٤	كَالۡمُهۡلِ	يَغۡلِىۡ	فِى الۡبُطُوۡنِ ۝٤٥
گناہگار کی خوراک (ہے)	گلے ہوئے تانبے کی طرح	جوش مارتا ہوگا	پیٹوں میں

گناہگار کی خوراک ہے ○ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہوگا ○

كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ۝٤٦ خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ۝٤٧

كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ۝٤٦	خُذُوۡهُ	فَاعۡتِلُوۡهُ	اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ۝٤٧
کھولتے پانی کے جوش مارنے کی طرح	پکڑو اسے	پھر گھسیٹ کر لے جاؤ اسے	بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف

جیسا کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے ○ اسے پکڑو پھر سختی کے ساتھ اسے بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف گھسیٹتے لے جاؤ ○

کافر کے متعلق جہنمی فرشتوں کو حکم

ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ ۝٤٨ ذُقۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ

ثُمَّ	صُبُّوۡا	فَوۡقَ رَاۡسِهٖ	مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ ۝٤٨	ذُقۡ	اِنَّكَ	اَنۡتَ
پھر	ڈالو	اس کے سر کے اوپر	کھولتے پانی کا عذاب	چکھ	بیشک تو	تو

پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو ○ چکھ۔ تو تو

عذاب کے وقت کافر کو ذلت دلائی جائے گی

الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ ۝٤٩ اِنَّ هٰذَا مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ۝٥٠ اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ

الۡعَزِيۡزُ (1)	الۡكَرِيۡمُ ۝٤٩	اِنَّ	هٰذَا	مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ۝٥٠	اِنَّ	الۡمُتَّقِيۡنَ
بڑا عزت والا	کرم والا (ہے)	بیشک	یہ (ہے)	وہ جس میں تم شک کرتے تھے	بیشک	ڈر والے

بڑا عزت والا، کرم والا ہے ○ بیشک یہ وہ ہے جس میں تم شک کرتے تھے ○ بیشک ڈر والے

پرہیزگاروں کی جنتی نعمتوں کا بیان

فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ۝٥١ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۝٥٢ يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ

فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ۝٥١ (2)	فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۝٥٢	يَّلۡبَسُوۡنَ	مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ
امن والی جگہ میں (ہوں گے)	باغوں اور چشموں میں	وہ لباس پہنیں گے	باریک ریشم اور موٹے ریشم کے

امن والی جگہ میں ہوں گے ○ باغوں اور چشموں میں ○ باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگانی خراب ہو جائے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔ (ترمذی، ۴/ ۲۶۳، الحدیث: ۲۵۹۴)

1 ...... مفسرین فرماتے ہیں: ابوجہل نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا: مکہ کے ان دو پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ عزت والا اور کرم والا کوئی نہیں، تو خدا کی قسم! آپ اور آپ کا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے لئے وعید کے طور پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسے عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا۔

2 ...... یعنی پرہیزگار لوگ آخرت میں ایسی جگہ میں ہوں گے جہاں رہنے والا آفات وبلیات، عذاب اور تکلیف دہ چیزوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔

مُّتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۵۳﴾ۚۙ كَذٰلِكَ ۟ وَ زَوَّجۡنٰهُمۡ

مُّتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۵۳﴾	كَذٰلِكَ	وَ	زَوَّجۡنٰهُمۡ
ایک دوسرے کے آمنے سامنے (ہوں گے)	اسی طرح (ہوگا)	اور	ہم نے نکاح کر دیا ان کا

ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے ○ یونہی ہوگا اور نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے

بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ﴿۵۴﴾ؕ يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ﴿۵۴﴾	يَدۡعُوۡنَ	فِيۡهَا	بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے	وہ مانگیں گے	اس میں	ہر (قسم کا) میوہ

ہم نے ان کا نکاح کر دیا ○ وہ جنت میں بے خوف ہو کر ہر قسم کا پھل میوہ

اٰمِنِيۡنَ ﴿۵۵﴾ۙ لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى ۚ

اٰمِنِيۡنَ ﴿۵۵﴾	لَا يَذُوۡقُوۡنَ	فِيۡهَا	الۡمَوۡتَ	اِلَّا	الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى (1)
بے خوف ہو کر	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	موت	سوائے	پہلی موت (کے)

مانگیں گے ○ اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت کا ذائقہ نہ چکھیں گے

وَ وَقٰهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۶﴾ۙ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ

وَ وَقٰهُمۡ	عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۶﴾	فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ	ذٰلِكَ
اور (اللہ نے) بچالیا انہیں	آگ کے عذاب (سے)	تمہارے رب کے فضل (سے)	یہی

اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے بچالیا ○ تمہارے رب کے فضل سے، یہی

هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ

هُوَ	الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۵۷﴾	فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ (2)	بِلِسَانِكَ
وہ	بڑی کامیابی (ہے)	تو ہم نے آسان کر دیا اس (قرآن) کو صرف	تمہاری زبان میں

بڑی کامیابی ہے ○ تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا

قرآن کے آسان ہونے کا ایک پہلو

(1)..... اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں انہیں ایک مرتبہ جو موت آچکی، بس آچکی، اب جنت میں کوئی موت نہیں آئے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب جنتی جنت اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو چتکبرے مینڈھے کی صورت میں موت کو لایا جائے گا، پھر جنتیوں اور جہنمیوں کو اس کی پہچان کروا کر اسے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا! اے جنتیو! ہمیشگی ہے اور کوئی موت نہیں۔ اے جہنمیو! ہمیشگی ہے اور کوئی موت نہیں۔ (بخاری، ۳/۲۷۱، الحدیث: ۴۷۳۰) (2)..... اس کا معنی یہ ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو آپ کی زبان عربی میں نازل کیا ہے تاکہ اہلِ مکہ اس قرآن کو آسانی سے سمجھ سکیں اور اس کے احکامات و تعلیمات پر عمل کریں۔

کفار سے متعلق انتظار کی ہدایت

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾	اِنَّهُمْ	فَارْتَقِبْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾	لَعَلَّهُمْ
انتظار کرنے والے (ہیں)	بیشک وہ (بھی)	تو تم انتظار کرو	نصیحت حاصل کریں	تاکہ وہ

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ تو تم انتظار کرو، بیشک وہ بھی انتظار کر رہے ہیں ○

آیات: 37 — رکوع: 04

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کریم کی عظمت و اہمیت

وحدانیتِ الٰہی کی نشانیاں اور ان سے فائدہ اٹھانے والے لوگ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ

اِنَّ	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	حٰمٓ ﴿۱﴾
بیشک	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)	کتاب کا اتارنا	حٰمٓ

حٰمٓ ○ کتاب کا اتارنا اس اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ○ بیشک

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ

فِيْ خَلْقِكُمْ	وَ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ (1)	لَاٰيٰتٍ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
تمہاری پیدائش میں	اور	ایمان والوں کے لیے	ضرور نشانیاں (ہیں)	آسمانوں اور زمین میں

ایمان والوں کے لیے آسمانوں اور زمین میں نشانیاں ہیں ○ اور تمہاری پیدائش میں

(1) ... ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف نشانیاں بیان فرما کر ایک جگہ فرمایا گیا کہ "ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں، دوسری جگہ فرمایا گیا "یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں" تیسری جگہ فرمایا گیا "عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں" اس میں اسلوب کے تنوع کے علاوہ اس طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان نشانیوں سے کامل فائدہ وہی اٹھا سکتے ہیں جو ایمان لائیں اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی فائدہ مند ہو سکتی ہیں جو فی الحال اگرچہ ایمان نہ لائیں لیکن ان کے دل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا یقین کر لیں، یہ یقین کسی دن ان کے ایمان کا سبب بن سکتا ہے۔ یونہی وہ لوگ بھی ان نشانیوں سے

وَ مَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ

وَ	مَا	یَبُثُّ	مِنْ دَآبَّةٍ	اٰیٰتٌ	لِّقَوْمٍ
اور	جو	(زمین میں) وہ پھیلاتا ہے	جانور	(ان میں) نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لیے

اور جو جانور وہ (زمین میں) پھیلاتا ہے ان میں یقین کرنے والوں کے لیے

یُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

یُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾	وَ	اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ	وَ	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
جو یقین رکھتے ہیں	اور	رات اور دن کی تبدیلیوں (میں)	اور	(اس میں) جو	اتارا	اللہ (نے)

نشانیاں ہیں ○ اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں اور اس میں جو اللہ نے

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

مِنَ السَّمَآءِ	مِنْ رِّزْقٍ	فَاَحْیَا	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا
آسمان سے	رزق (کا سبب پانی)	تو زندہ کیا	اس سے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد

آسمان سے رزق کا سبب بارش اتاری تو اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا

وَ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾

وَ	تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ[1]	اٰیٰتٌ	لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾
اور	ہواؤں کی گردش (میں)	نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں

اور ہواؤں کی گردش میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو تسلی اور کفار کو ملامت

تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ۚ

تِلْكَ	اٰیٰتُ اللّٰهِ	نَتْلُوْهَا	عَلَیْكَ	بِالْحَقِّ
یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں	تم پر	حق کے ساتھ

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں

(بچھلے صفحے کا حاشیہ) فائدہ حاصل کرسکتے ہیں جو نہ توفی الحال مومن ہوں اور نہ یقین کرنے والے لیکن عقلِ سلیم رکھتے ہوں اور بصیرت کے ساتھ ان نشانیوں میں غور کریں۔ عقل وبصیرت کے ساتھ غور سے ایک دن ایمان ویقین پیدا ہو ہی جائے گا۔

[1] ... سائنس اور ریاضی کا علم اگر اللہ تعالٰی کی قدرت کے دلائل جاننے کی یا کسی اور اچھی نیت سے سیکھا جائے تو یہ سیکھنا عبادت اور باعثِ ثواب کام ہے۔

کفار کے برے اوصاف اور ان کے لئے عذاب کا بیان

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَیْلٌ

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ (1)	بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ	یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾	وَیْلٌ
تو کون سی بات پر	اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد	وہ ایمان لائیں گے	خرابی (ہے)

پھر لوگ اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟ ○ ہر

لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿۷﴾ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى

لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿۷﴾	یَّسْمَعُ	اٰیٰتِ اللّٰهِ	تُتْلٰى
ہر بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار کے لئے	(جو) سنتا ہے	اللہ کی آیتیں	(کہ) پڑھی جاتی ہیں

بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار کے لئے خرابی ہے ○ (جو) اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس کے سامنے

عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا ۚ

عَلَیْهِ	ثُمَّ	یُصِرُّ	مُسْتَكْبِرًا	كَاَنْ	لَّمْ یَسْمَعْهَا
اس پر (کے سامنے)	پھر	وہ (کفر پر) قائم رہتا ہے	تکبر کرتے ہوئے	گویا کہ	اس نے نہیں سنا انہیں

پڑھی جاتی ہیں پھر تکبر کرتے ہوئے ضد پر ڈٹ جاتا ہے گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۸﴾ وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا

فَبَشِّرْهُ	بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۸﴾	وَ	اِذَا	عَلِمَ	مِنْ اٰیٰتِنَا
تو تم خوشخبری سناؤ اسے	دردناک عذاب کی	اور	جب	اسے پتا چلتا ہے	ہماری آیتوں میں سے

تو ایسے کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ اور جب اسے ہماری آیتوں میں سے

شَیْــٴًـا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۹﴾ؕ

شَیْــٴًـا اتَّخَذَهَا	هُزُوًا	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۹﴾
کسی کا (تو) وہ بنالیتا ہے اسے	ہنسی	یہ لوگ	ان کیلئے	ذلیل کر دینے والا عذاب (ہے)

کسی کا علم ہوتا ہے تو اسے ہنسی بنالیتا ہے، ان کیلئے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے ○

1 ...... یہاں ”حدیث“ سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان مراد نہیں بلکہ کفار کی اپنی باتیں مراد ہیں نہ کہ معاذ اللہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث مراد لی جائیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، نیز یہ ویسے بھی جہالت ہوگی کہ حدیث کا لفظ جو یہاں اپنے لغوی معنیٰ ”بات“ کے اعتبار سے بیان ہوا ہے اسے فنِ حدیث کی اصطلاح پر منطبق کر دیا جائے۔

مِنْ وَّرَآىٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْــٴًـا وَّ

مِنْ وَّرَآىٕهِمْ	جَهَنَّمُ	وَ	لَا یُغْنِیْ	عَنْهُمْ	مَّا	كَسَبُوْا	شَیْــٴًـا	وَّ
ان کے پیچھے	جہنم (ہے)	اور	کام نہ دے گا	انہیں	جو (مال)	انہوں نے کمایا	کچھ	اور

ان کے پیچھے جہنم ہے اور ان کا کمایا ہوا مال انہیں کچھ کام نہ دے گا اور

لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ لَهُمْ

لَا	مَا	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْلِیَآءَ	وَ	لَهُمْ
نہ	وہ جنہیں	انہوں نے بنا رکھا ہے	اللہ کے سوا	مددگار	اور	ان کیلئے

نہ وہ جنہیں اللہ کے سوا انہوں نے مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لیے

عظمتِ قرآن کا بیان اور منکرینِ قرآن کے لیے وعید

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى ۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾	هٰذَا	هُدًى [1]	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
بڑا عذاب (ہے)	یہ	عظیم ہدایت (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا

بڑا عذاب ہے ○ یہ عظیم ہدایت ہے اور جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	لَهُمْ	عَذَابٌ	مِّنْ رِّجْزٍ	اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾
اپنے رب کی آیتوں کا	ان کے لیے	عذاب (ہے)	سخت تر عذاب میں سے	دردناک

نہ مانا ان کے لیے سخت تر عذاب میں سے دردناک عذاب ہے ○

قدرت و وحدانیتِ الٰہی کے دلائل

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ

اَللّٰهُ	الَّذِیْ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الْبَحْرَ	لِتَجْرِیَ	الْفُلْكُ	فِیْهِ
اللہ (وہی ہے)	جس نے	تابع کر دیا	تمہارے	دریا (کو)	تاکہ چلیں	کشتیاں	اس میں

اللہ وہی ہے جس نے دریا کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں

[1] ..... قرآنِ کریم ہدایت میں کمال کو پہنچا ہوا ہے تو گویا یہ عظیم ہدایت ہے البتہ یہ انہی کے لئے ہدایت ہے جو قرآن کو مانتے ہیں، انکار کرنے والوں کے لئے قرآن ہدایت نہیں۔

بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

بِاَمْرِهٖ	وَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ[1]	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾	وَ
اس کے حکم سے	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	اور

کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ اور

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

سَخَّرَ	لَكُمْ	مَّا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا
اس نے کام میں لگا دیا	تمہارے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں

مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

مِّنْهُ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾
اپنی طرف سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں

لگا دیا، بیشک اس میں سوچنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ

قُلْ	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يَغْفِرُوْا	لِلَّذِيْنَ	لَا يَرْجُوْنَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	(کہ) وہ درگزر کریں	ان لوگوں سے جو	امید نہیں رکھتے

تم ایمان والوں سے فرماؤ کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی

اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اَيَّامَ اللّٰهِ[2]	لِيَجْزِيَ	قَوْمًا	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
اللہ کے دنوں (کی)	تاکہ (اللہ) بدلہ دے	ایک قوم (کو)	(اس) کا جو	وہ کماتے تھے

امید نہیں رکھتے تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کی کمائی کا بدلہ دے ○

کفار کی ایذاؤں پر درگزر کرنے کی ترغیب

1. فضل تلاش کرنے سے کسبِ معاش کے لئے جِدّوجُہد کرنا مراد ہوتا ہے، یہاں اس سے دریائی سفر کے ذریعے تجارت کرنا اور سمندر میں پیدا کی گئی نفع بخش چیزوں کو تلاش کرکے ان سے نفع حاصل کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جدید تحقیقات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ سمندر میں اس قدر معدنیات ہیں کہ اتنی خشک زمین میں بھی نہیں ہیں، انفرادی اور ملکی سطح پر انہیں تلاش کرکے ان سے بیش بہا فوائد حاصل بھی کئے جاتے ہیں۔ 2. یہاں اللہ تعالیٰ کے دنوں سے مراد وہ دن ہیں جو اس نے ایمان والوں کی مدد کیلئے مقرر فرمائے ہیں، یا ان دنوں سے وہ واقعات مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کی پکڑ فرماتا ہے اور ان دنوں کی امید

نیک اعمال کا فائدہ اور برے اعمال کا نقصان بندے کو ہوگا

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ اَسَآءَ

مَنۡ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفۡسِهٖ (1)	وَ	مَنۡ	اَسَآءَ
جس نے	عمل کیا	نیک	تو اپنی ذات کیلئے (کیا)	اور	جس نے	برا کام کیا

جو نیک کام کرے تو اپنی ذات کیلئے (ہی کرتا ہے) اور جو برائی کرے

بنی اسرائیل پر انعاماتِ الٰہیہ

فَعَلَیۡهَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدۡ

فَعَلَیۡهَا	ثُمَّ	اِلٰی رَبِّكُمۡ	تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾	وَ	لَقَدۡ
تو (وہ) اسی پر (ہے)	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	ضرور بیشک

تو وہ اسی پر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے ○ اور بیشک

اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡكِتٰبَ وَ الۡحُكۡمَ وَ النُّبُوَّةَ وَ

اٰتَیۡنَا	بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	الۡكِتٰبَ	وَ	الۡحُكۡمَ	وَ	النُّبُوَّةَ	وَ
ہم نے عطا کی	بنی اسرائیل (کو)	کتاب	اور	حکومت	اور	نبوت	اور

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی اور

رَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ ۚ وَ

رَزَقۡنٰهُمۡ	مِّنَ الطَّیِّبٰتِ	وَ	فَضَّلۡنٰهُمۡ	عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ (2)	وَ
ہم نے رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور	فضیلت دی انہیں	(ان کے) زمانے والوں پر	اور

ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں اور انہیں ان کے زمانے والوں پر فضیلت بخشی ○ اور

بنی اسرائیل کی ناقدری اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہ ماننا

اٰتَیۡنٰهُمۡ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ

اٰتَیۡنٰهُمۡ	بَیِّنٰتٍ	مِّنَ الۡاَمۡرِ	فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا	اِلَّا	مِنۡۢ بَعۡدِ
ہم نے عطا کیں انہیں	روشن دلیلیں	(اس) کام کی	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	مگر	(اس کے) بعد

ہم نے انہیں اس کام کی روشن دلیلیں دیں تو انہوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نذر کھنے والوں سے مراد کفار ہیں۔ (1)…اللہ تعالیٰ کو کسی کے نیک عمل سے نہ کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ کسی کے برے عمل سے کوئی نقصان ہوتا ہے، وہ نفع و نقصان سے پاک ہے، بندوں کے اخلاص کے ساتھ کئے گئے نیک اعمال کا فائدہ انہیں ہی ہوگا کہ وہی اس کا ثواب پائیں گے اور برے اعمال کا نقصان بھی انہیں ہی ہوگا کہ وہی ان پر عذاب پائیں گے۔ لہٰذا نیک آدمی کو چاہئے کہ وہ مزید نیک اعمال کرے اور برے آدمی کو چاہئے کہ وہ ان سے سچی توبہ کرکے نیک اعمال شروع کردے۔ (2)… بنی اسرائیل کو یہ فضیلت ان کے اپنے زمانے میں حاصل تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت پر انہیں فضیلت حاصل نہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دین کی اعلیٰ شاہراہ پر قائم رکھا گیا

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

مَا	جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْیًا [1]	بَیْنَهُمْ	اِنَّ	رَبَّكَ
کہ	آگیا ان کے پاس	علم	حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	بیشک	تمہارا رب

آپس کے حسد کی وجہ سے اختلاف کیا تھا۔ بیشک تمہارا رب

یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ

یَقْضِیْ	بَیْنَهُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾	ثُمَّ
فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن	(اس بات) میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں	پھر

قیامت کے دن ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ○ پھر

جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ

جَعَلْنٰكَ	عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ	فَاتَّبِعْهَا	وَ
ہم نے رکھا تمہیں	امر (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر	تو تم پیروی کرو اسی کی	اور

ہم نے آپ کو اس معاملہ (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر رکھا تو تم اسی راستے پر چلو اور

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ

لَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾	اِنَّهُمْ	لَنْ یُّغْنُوْا	عَنْكَ
پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کی خواہشات کی جو	علم نہیں رکھتے	بیشک وہ	ہرگز کام نہ دیں گے	تجھے

نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا ○ بیشک وہ اللہ کے مقابلے میں تمہیں

مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ

مِنَ اللّٰهِ	شَیْـًٔا	وَ	اِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	بَعْضُهُمْ	اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ
اللہ سے (کے مقابلے میں)	کچھ	اور	بیشک	ظالم لوگ	ان کے بعض	بعض کے دوست (ہیں)

کچھ کام نہ دیں گے اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں

[1]...... بنی اسرائیل کے علماء تورات میں بیان کی گئی علامات کی روشنی میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کو بخوبی پہچانتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے اختلاف کیا اور اس کا بنیادی سبب منصب و ریاست ختم ہو جانے کے اندیشے کی بنا پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے حسد کرنا تھا۔ علماء میں حسد پیدا ہو جائے تو ان کا علم اختلافات ختم کرنے کی بجائے انہیں مزید بڑھا دیتا ہے، لہٰذا انہیں چاہئے کہ حسد جیسی خطرناک بیماری سے خود کو بچا کر رکھیں تاکہ ان میں باہمی اختلاف و انتشار نہ ہو اور ان کی وحدت برقرار رہے۔ فی زمانہ اس کی ضرورت اور بھی زیادہ ہے۔

آیاتِ قرآن کی شان

وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ

وَ	اللّٰهُ	وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾	هٰذَا	بَصَآئِرُ
اور	اللہ	پرہیز گاروں کا دوست (ہے)	یہ (قرآن)	آنکھیں کھول دینے والی نشانیاں

اور اللہ پرہیز گاروں کا دوست ہے ○ یہ قرآن لوگوں کیلئے آنکھیں کھول دینے والی

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾

لِلنَّاسِ	وَ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾
لوگوں کیلئے	اور	ہدایت	اور	رحمت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو یقین رکھتے ہیں

نشانیاں اور یقین رکھنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

کافر اور بدعمل مومن کے ساتھ یکساں معاملہ نہ ہوگا

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ

اَمْ	حَسِبَ	الَّذِيْنَ	اجْتَرَحُوا	السَّيِّاٰتِ	اَنْ
کیا	سمجھ لیا	ان لوگوں نے جنہوں نے	ارتکاب کیا	گناہوں (کا)	یہ کہ

کیا جن لوگوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ

نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

نَّجْعَلَهُمْ	كَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
ہم کردیں گے انہیں	ان لوگوں جیسا جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک

ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا

سَوَآءً	مَّحْيَاهُمْ	وَ	مَمَاتُهُمْ [1]	سَآءَ	مَا
(کیا) برابر (ہوگی)	ان کی زندگی	اور	ان کی موت	کیا ہی برا ہے	جو

(کیا) ان کی زندگی اور موت برابر ہوگی؟ وہ کیا ہی برا

[1]..... مومن اور کافر کی زندگی اور موت ایک جیسی نہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے، مومن زندگی میں نیکیوں پر قائم رہتا اور کافر گناہوں میں سرگرم ہوتا ہے، مومن کو موت کے وقت بشارت دی جاتی اور اس پر رحم وکرم کیا جاتا ہے جبکہ کافر موت کے وقت مایوس اور نادم ہوتا ہے۔ اس سے انہیں نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنی صورت، سیرت اور زندگی کافروں کی طرح بنائے ہوئے اور دوسروں کو اس کی دعوت دینے میں مصروف ہیں، حالانکہ کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ صورت اور سیرت میں کفار کی طرح بنے بلکہ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ صورت اور سیرت میں کفار سے ممتاز رہے۔

آسمان و زمین کی تخلیق با مقصد ہے

يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	اللّٰهُ	خَلَقَ	وَ	يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾
زمین (کو)	اور	آسمانوں	اللہ (نے)	بنایا	اور	وہ حکم لگاتے ہیں

حکم لگاتے ہیں ○ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ

كَسَبَتْ	بِمَا	كُلُّ نَفْسٍ	لِتُجْزٰى	وَ	بِالْحَقِّ (1)
اس نے کمایا	(اس) کا جو	ہر جان (کو)	تاکہ بدلہ دیا جائے	اور	حق کے ساتھ

بنایا اور تاکہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے

خواہشِ نفس کے پجاری

وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ

اِلٰهَهٗ	اتَّخَذَ	مَنِ	اَفَرَءَيْتَ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ (2)	هُمْ	وَ
اپنا معبود	بنالیا	جس نے	بھلا دیکھو تو	ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	وہ	اور

اور ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا

هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ

خَتَمَ	وَّ	عَلٰى عِلْمٍ	اللّٰهُ	اَضَلَّهُ	وَ	هَوٰىهُ
مہر لگادی	اور	علم کے باوجود	اللہ (نے)	گمراہ کردیا اسے	اور	اپنی خواہش (کو)

بنالیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کردیا اور اس کے کان

عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ

غِشٰوَةً	عَلٰى بَصَرِهٖ	جَعَلَ	وَ	عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ
پردہ	اس کی آنکھ پر	ڈال دیا	اور	اس کے کان اور دل پر

اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا

1 ...... حق کے ساتھ بنانے سے مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کو بے فائدہ نہیں بلکہ با مقصد بنایا گیا ہے تاکہ یہ تخلیق اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت کی ایک روشن دلیل بنے۔ 2 ...... بروزِ قیامت بندوں کے ثواب میں کمی اور عذاب میں زیادتی کرکے ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ ہوگا البتہ قیامت کے دن بعض مجرموں کو معافی دے دینا اور اطاعت گزاروں کو ان کے عمل سے زیادہ ثواب عطا فرمادینا اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہوگا، جبکہ بعض لوگوں کے اعمال ضبط ہو جانا ان کے اپنے قصور کی وجہ سے ہوگا نہ کہ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا ظلم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے سے پاک ہے۔

منکرینِ قیامت کا ایک قول اور اس کا جواب

فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

فَمَنْ	یَّهْدِیْهِ	مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾
تو کون	راہ دکھائے گا اسے	اللہ کے بعد	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے

تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟○

وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ

وَ	قَالُوْا	مَا	هِیَ	اِلَّا	حَیَاتُنَا الدُّنْیَا	نَمُوْتُ
اور	انہوں نے کہا	نہیں	یہ (زندگی)	مگر	ہماری دنیاوی زندگی	ہم مرتے ہیں

اور انہوں نے کہا: زندگی تو صرف ہماری دنیاوی زندگی ہی ہے، ہم مرتے ہیں

وَ نَحْیَا وَ مَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ مَا لَهُمْ

وَ	نَحْیَا	وَ	مَا یُهْلِكُنَاۤ	اِلَّا	الدَّهْرُ[1]	وَ	مَا	لَهُمْ
اور	جیتے ہیں	اور	ہلاک نہیں کرتا ہمیں	مگر	زمانہ	اور	نہیں (ہے)	انہیں

اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور انہیں

قرآنِ پاک کے مقابلے میں منکرینِ قیامت کی واحد دلیل اور اس کا جواب

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِذَا

بِذٰلِكَ	مِنْ عِلْمٍ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا	یَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	اِذَا
اس کا	کچھ علم	نہیں	وہ	مگر	گمان کرتے ہیں	اور	جب

اس کا کچھ علم نہیں، وہ صرف گمان دوڑاتے ہیں○ اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ

تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	مَّا كَانَ	حُجَّتَهُمْ
پڑھی جاتی ہیں	ان پر	ہماری روشن آیتیں	(تو) نہیں ہوتی	ان کی (جوابی) دلیل

ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی (جوابی) دلیل

[1]..... مشرکین مرنے کے معاملے میں زمانے کو ہی مؤثر مانتے تھے جبکہ ملک الموت عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے روحیں قبض کیے جانے کا انکار کرتے اور ہر مصیبت کو دہر اور زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے۔ آج کل کے دہریوں کا بھی یہی حال ہے، وہ دہر یعنی زمانے کی طرف ہی سب کچھ منسوب کرتے ہیں اور خدا کا انکار کرتے ہیں، اگرچہ انہیں آج تک اس بات کی کوئی دلیل نہیں ملی کہ اگر کوئی خالق نہیں ہے تو مخلوق کیسے وجود میں آگئی؟ یہ لوگ قیامت تک دنیا کے وجود میں آنے کی کوئی توجیہ نہیں کرسکتے جب تک کہ خالقِ حقیقی کے وجود کو تسلیم نہیں کریں گے۔ مسئلہ: مصائب و آلام کو زمانے کی طرف

اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ

كُنۡتُمۡ	اِنۡ	ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ	قَالُوا	اَنۡ	اِلَّاۤ
تم ہو	اگر	تم لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو)	وہ کہتے ہیں	یہ کہ	مگر

صرف یہ ہوتی ہے کہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو

صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ یُحۡیِیۡكُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُكُمۡ

یُمِیۡتُكُمۡ	ثُمَّ	یُحۡیِیۡكُمۡ	اللّٰهُ	قُلِ	صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾
وہ مارے گا تمہیں	پھر	زندگی دیتا ہے تمہیں	اللہ	تم کہو	سچے

لے آؤ○ تم فرماؤ: اللہ تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہ تمہیں مارے گا

ثُمَّ یَجۡمَعُكُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَا رَیۡبَ

رَیۡبَ	لَا	اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ	یَجۡمَعُكُمۡ	ثُمَّ
کوئی شک	نہیں	قیامت کے دن کی طرف	اکٹھا کرے گا تمہیں	پھر

پھر تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک

فِیۡهِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ع وَلِلّٰهِ ع ۲ / ۱۹

لِلّٰهِ	وَ	لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ	فِیۡهِ
اللہ ہی کیلئے (ہے)	اور	نہیں جانتے	اکثر لوگ	لیکن	اور	اس میں

نہیں، لیکن بہت آدمی نہیں جانتے ○ اور آسمانوں

روزِ قیامت اہلِ باطل خسارے میں ہوں گے

مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ

السَّاعَةُ	تَقُوۡمُ	یَوۡمَ	وَ	مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
قیامت	قائم ہوگی	(جس) دن	اور	آسمانوں اور زمین کی سلطنت

اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی

(بچھلے صفحے کا حاشیہ) منسوب کرنا اور ناگوار مصیبتیں آنے پر زمانے کو برا کہنا ممنوع ہے، حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جبکہ زمانہ (کا خالق) میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔ (بخاری، ۴/۱۵۰، الحدیث: ۴۸۲۶)

روزِ قیامت اُمتوں کا حال اور نامۂ اعمال

يَوْمَىٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ

يَوْمَىٕذٍ	يَّخْسَرُ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	تَرٰى	كُلَّ اُمَّةٍ
اس دن	خسارہ پائیں گے	باطل والے	اور	تم دیکھو گے	ہر گروہ (کو)

اس دن باطل والے خسارہ پائیں گے ○ اور تم ہر گروہ کو زانو کے بل گرے ہوئے

جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ

جَاثِيَةً [1]	كُلُّ اُمَّةٍ	تُدْعٰۤى	اِلٰى كِتٰبِهَا	اَلْيَوْمَ
زانو کے بل گرے ہوئے	ہر گروہ	بلایا جائے گا	اپنے نامۂ اعمال کی طرف	(اور کہا جائے گا کہ) آج

دیکھو گے، ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) آج

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا

تُجْزَوْنَ	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	هٰذَا	كِتٰبُنَا [2]
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	یہ	ہمارا لکھا ہوا (ہے)

تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ یہ ہمارا لکھا ہوا ہے

يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا

يَنْطِقُ	عَلَيْكُمْ	بِالْحَقِّ	اِنَّا	كُنَّا نَسْتَنْسِخُ	مَا
جو بولتا ہے	تم پر	حق	بیشک	ہم لکھتے رہے تھے	جو

جو تم پر حق بولتا ہے، بیشک ہم لکھتے رہے تھے جو

باعمل مسلمانوں کا اچھا انجام

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
تم عمل کرتے تھے	تو بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

تم کیا کرتے تھے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

[1] قیامت کے دن لوگ خوف زدہ ہوں گے اور اپنے اعمال کے بارے میں سوالات کئے جانے اور حساب لئے جانے کی وجہ سے بے چین ہوں گے اس لئے زانو کے بل گرے ہوئے ہوں گے۔ [2] اس سے مراد اعمال نامہ ہے جسے لکھنے کا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ فرشتوں کا لکھنا چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا تو یہ گویا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے بعض کام اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں۔

الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ

الصّٰلِحٰتِ	فَيُدْخِلُهُمْ	رَبُّهُمْ	فِيْ رَحْمَتِهٖ	ذٰلِكَ
اچھے، نیک	تو داخل کرے گا انہیں	ان کا رب	اپنی رحمت میں	یہی

کئے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ قف

هُوَ	الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾ [1]	وَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
وہ	کھلی کامیابی (ہے)	اور	بہرحال	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا (ان سے فرمایا جائے گا)

کھلی کامیابی ہے ○ اور جو کافر ہوئے (ان سے فرمایا جائے گا)

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ

اَفَلَمْ تَكُنْ [2]	اٰيٰتِيْ	تُتْلٰى	عَلَيْكُمْ	فَاسْتَكْبَرْتُمْ	وَ	كُنْتُمْ
تو کیا نہ تھیں	میری آیتیں	پڑھی جاتی	تم پر	تو تم تکبر کرتے	اور	تم تھے

کیا تمہارے سامنے میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے اور تم

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾ وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ	السَّاعَةُ
مجرم لوگ	اور	جب	کہا جاتا	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	قیامت

مجرم لوگ تھے ○ اور جب کہا جاتا کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت

لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ

لَا	رَيْبَ	فِيْهَا	قُلْتُمْ	مَّا نَدْرِيْ	مَا	السَّاعَةُ	اِنْ
نہیں	کوئی شک	اس میں	(تو) تم کہتے	ہم نہیں جانتے	کیا چیز (ہے)	قیامت	نہیں

میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے: ہم نہیں جانتے، قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں تو

روزِ قیامت کفار کو ان کے برے اعمال و اقوال کی یاد دہانی

1. قیامت کے دن جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ نصیب ہو جانا ہی حقیقی طور پر بڑی کامیابی ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دنیا کی ناپائیدار کامیابی حاصل کرنے کے مقابلے میں آخرت کی ہمیشہ رہنے والی کامیابی حاصل کرنے کی زیادہ کوشش کرے۔
2. اس آیت میں ان کفار کا ذکر ہے جن تک نبی کی تعلیم پہنچی اور انہوں نے قبول نہ کی لیکن وہ لوگ جو فترت کے زمانہ میں گزر گئے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والے تھے تو نجات پائیں گے، اگر توحید کے اعتراف سے دور تھے تو ان کے بارے میں ائمہ اہلِ سنت کا اختلاف ہے۔

کفار کے برے اعمال کے نتائج کا ظہور

نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ بَدَا

نَّظُنُّ	اِلَّا	ظَنًّا	وَّ	مَا	نَحْنُ	بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ (1)	وَ	بَدَا (2)
ہم گمان کرتے	مگر	کچھ گمان	اور	نہیں	ہم	یقین رکھنے والے	اور	کھل جائیں گی

یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں ہے ○ اور ان کیلئے

لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ

لَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	عَمِلُوْا	وَ	حَاقَ	بِهِمْ
ان پر	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور	گھیر لے گا	ان کو

ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گی اور انہیں وہی عذاب گھیر لے گا

روزِ قیامت کفار کو ان کے انجام اور اس کے سبب سے آگاہ کیا جانا

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ قِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	قِیْلَ	الْیَوْمَ	نَنْسٰىكُمْ
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	فرمایا جائے گا	آج	ہم چھوڑ دیں گے تمہیں

جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے ○ اور فرمایا جائے گا: آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے

كَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ

كَمَا	نَسِیْتُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا	وَ	مَاْوٰىكُمُ	النَّارُ	وَ
جیسے	تم نے بھلادیا تھا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور	تمہارا ٹھکانہ	آگ (ہے)	اور

جیسے تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو بھلایا ہوا تھا اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور

مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ

مَا	لَكُمْ	مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾	ذٰلِكُمْ	بِاَنَّكُمُ	اتَّخَذْتُمْ
نہیں (ہے)	تمہارے لئے	مدد کرنے والوں میں سے	یہ	(اس) لیے کہ تم	تم نے بنایا

تمہارا کوئی مددگار نہیں ○ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا

1 ... عقائد کے معاملے میں بے یقینی کی کیفیت تباہ کن ہوتی ہے، اس سے بچنا اور اپنے عقائد پر پختہ یقین ہونا بہت ضروری ہے۔

2 ... اعمال کی برائیاں کھلنے سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں کفار کے سامنے ان کے دنیا کے برے اعمال انتہائی بری شکلوں میں ظاہر ہوں گے۔

اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۚ

اٰیٰتِ اللّٰهِ	هُزُوًا	وَّ	غَرَّتْكُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا
اللّٰه کی آیتوں (کو)	ہنسی مذاق	اور	فریب دیا تمہیں	دنیا کی زندگی (نے)

ٹھٹھا مذاق بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا

فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ

فَالْیَوْمَ	لَا یُخْرَجُوْنَ	مِنْهَا	وَ	لَا	هُمْ
تو آج	انہیں نہ نکالا جائے گا	اس (آگ) سے	اور	نہ	وہ (ان سے)

تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ ان سے

یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾	فَلِلّٰهِ	الْحَمْدُ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ	وَ
(اللّٰه کو) راضی کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا	تو اللّٰه ہی کیلئے (ہیں)	تمام خوبیاں	(جو) آسمانوں کا رب	اور

اللّٰه کو راضی کرنے کا مطالبہ ہوگا ○ تو اللّٰه ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں جو آسمانوں کا رب اور

رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ لَهُ الْكِبْرِیَآءُ

رَبِّ الْاَرْضِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	لَهُ	الْكِبْرِیَآءُ (1)
زمین کا رب	سارے جہانوں کا رب (ہے)	اور	اسی کے لئے	بڑائی (ہے)

زمین کا رب، سارے جہان کا رب ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۪ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾ ع ۱۱ / ۲۰

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾
آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)

اسی کے لئے بڑائی ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○

(1) ..... آسمانوں اور زمین میں بڑائی سے مراد یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں اس کی عظمت، قدرت، سلطنت اور بڑائی کے آثار ظاہر ہیں تو اللّٰه تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ حدیث پاک میں ہے: چار کلمے اللّٰه تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں "سُبْحَانَ اللّٰه" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" اور "اَللّٰهُ اَكْبَر" (مسلم، ص۱۱۸۱، الحدیث: ۱۲(۲۱۳۷))